کلیسیائی اتحاد پر مکالمات

(شمالی ہند کی تجویز)

از قلم پادری ڈبلیو۔ جی ینگ

مترجم:۔ این۔ ایس مسیحی سیالکوٹ چھاؤنی

بار اوّل تعداد ۱۰۰۰

کلیسیائی اتحاد پر مکالمات

(شمالی ہند کی تجویز)

-: از قلم :-

پادری ڈبلیو۔ جی۔ ینگ

مترجم

این ایس میسی سیالکوٹ چھاؤنی

بار اول

تعداد ۱۰۰۰

مطبوعہ:۔ امیلگا میٹڈ پریس سیالکوٹ

تعارف

مُدّت تک کلیسیائی اتحاد کی تجاویز پر صرف چند گفت و شنید کرنے والے جنہیں کئی کلیسیاؤں نے مقرر کیا سوچ و بچار کرتے رہے۔ لیکن یہ نہایت ضروری ہے کہ گفت و شنید کرنے والی کلیسیاؤں کے تمام شرکاء کو معلوم ہو کہ اتحاد کیوں ضروری ہے۔ اور کیا ہے؟ اور کیسے ہو رہا ہے؟ ہم دُعا کرتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں۔ کہ چند ہی سالوں میں اتحاد مکمل ہو جائے گا۔ اس کتابچہ میں مکالمات کی صورت میں یہ مضامین پیش کئے گئے ہیں۔ وہ ہمارے شرکاء کو اُس خوشی کے دن کے لئے تیار کریں گے۔ جب ہماری کئی کلیسیائیں شمالی ہند / پاکستان کی کلیسیا بن جائیں گی۔ ہم پادری ڈبلیو۔ جی۔ ینگ کے زیرِ احسان ہیں۔ جنہوں نے نہایت صاف اور زور دار طریقے سے مختلف مسائل کو برکت اور دانی ایل کے مابین گفتگو کی بدولت پیش کیا۔

ہم پادری ینگ کی اس درخواست کی تہ دل سے تائید کرتے ہیں کہ اتحاد کی تجویز کے ساتھ یہ مکالمے بھی تمام شرکاء تک پہنچنے چاہئیں

دہلی یکم مارچ ۱۹۶۲ء

سی۔ ایچ۔ ہینرلٹ
ماڈریٹر جنرل اسمبلی
یو۔ سی۔ این۔ آئی

کلیسیائی اتحاد پر مکالمات

مکالمات کا یہ سلسلہ اصل میں ۱۹۵۵ء میں "یونائیٹڈ چرچ ریویو" (UNITED CHURCH REVIEW) میں شائع ہوا۔ اس میں سے اخذ کر کے جہاں ضرورت محسوس ہوئی حالاتِ حاضرہ کے مطابق بنایا گیا ہے۔ اور اب اس دعا کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ کہ یہ شمالی ہند اور پاکستان کے اتحاد کی تجویز کے خاص نقوش کا متحدہ کلیسیا شمالی ہند اور پاکستان کے شرکاء کے ساتھ تعارف کرانے میں مفید ثابت ہو۔ بہتر ہوگا کہ پڑھتے وقت کلیسیائی اتحاد کی تجویز کی ایک جلد آپ کے پاس ہو

یہ مضامین مکالمات کی صورت میں ہیں۔ جن میں دو فرضی پاسبانوں کے مابین سلسلہ بحث کو ظاہر کیا گیا ہے۔ ایک پادری برکت ہیں۔ جو یونائیٹڈ پریسبیٹیرین چرچ کے پاسبان ہیں۔ اور جنہوں نے کبھی بھی کلیسیائی اتحاد کی بابت نہیں سوچا۔ لیکن ان کے متعلق جاننے کے آرزومند ہیں۔

دوسرے پادری دانی ایل ہیں جو متحدہ کلیسیا پاکستان کے پاسبان ہیں۔ جو کلیسیائی اتحاد کو بہت پسند کرتے ہیں۔ اور اس کے متعلق بہت کچھ جانتے ہیں۔ یہ دونوں پاسبان کسی کنونشن پر جانے کے لئے ایک ساتھ سفر کر رہے ہیں۔

I ۔ کیا کلیسیائی اتحاد درست ہے یا ضروری ہے؟

برکت:۔ بھائی صاحب میرا خیال ہے کہ گذشتہ سال کنونشن سے واپس آتے ہوئے آپ سے ملاقات ہوئی تھی؟

پی :- جی ہاں ۔آپ درست فرماتے ہیں ۔

برکت :- ایک مفید بات کنونشنوں میں یہ بھی ہے ۔کہ ہم مختلف کلیسیا کے لوگوں سے مل سکتے ہیں ۔ اور ایک دوسرے سے واقف ہو جاتے ہیں ۔ اور مل کر کام کرنے کا موقع ملتا ہے ۔

دانی ایل :- جی ہاں ۔ میں بھول نہیں سکتا ۔کہ پہلی دفعہ جب میں سیالکوٹ کنونشن میں گیا ۔ اور جب شام کے ، جلاس میں اپیل کی گئی تو کئی لوگ سامنے آئے انگلستان کے ایک بشپ صاحب نے اپیل کی اور میں دعائیہ کمرہ میں مدد دینے کے لئے گیا ۔ وہاں ایک اینگلیکن بشپ اور کرسچن کونسل کا چیرمین جو میتھوڈسٹ تھے ۔ اور بہت سے پاسبان اور مشنری صاحبان کچھ میری اور کچھ آپ کی کلیسیا کے موجود تھے ۔جو شخصی کام میں حصہ لے رہے تھے ۔ یہ سب کچھ دیکھ کر ایک نئی حقیقت کا مجھ پہ انکشاف ہوا ۔ اور وہ یہ تھی ۔کہ اگرچہ ہم مختلف کلیساؤں سے تعلق رکھتے ہیں ۔ پھر بھی روحانی طور پہ سب ہی ۔ ایک ہیں ۔

برکت :- دانی ایل صاحب ! آپ جانتے ہیں ۔کہ جب ہم کنونشنوں میں مل کر کام کر سکتے ہیں ۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ کلیسیائی اتحاد کے اس چرچا کی کیا ضرورت ہے ؟ کیا آپ خیال کرتے ہیں کہ حقیقت میں اس کی ضرورت ہے ۔کیا اس اتحاد کی جس کی یہاں ضرورت ہے ۔ وہ ہم میں موجود نہیں ؟

دانی ایل :- نہیں ۔میرا خیال اس کے بارے میں یہ ہے ۔کہ خدا نے گذشتہ صدی کے دوران اس اتحاد میں ہماری رہنمائی کی ہے ۔ جس کے لئے میں خدا کا نہایت شکرگزار ہوں ۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب انگلستان میں بائبل سوسائٹی کے کام کا آغاز ہوا تو وہ لوگ اجلاس میں مل کر دعا بھی نہیں کر سکتے تھے ۔کیونکہ بعض مسیحیوں کی ضمیر ان کو اپنے بھائیوں کے ساتھ مل کر دعا کرنے کی اجازت نہیں دیتی تھی ۔لیکن ہم اس سے بہت آگے آ چکے ہیں ۔ کیا یہ درست نہیں ؟ لیکن

پھر بھی خدا کی یہ مرضی ہے۔ کہ ہم اور بھی آگے چلیں اور ہمیں پولس
چاہیئے: "جو چیزیں پیچھے رہ گئیں ان کو بھول کر آگے کی چیزوں کی طرف
بڑھا ہوا نشان کی طرف دوڑا ہوا جاتا ہوں۔ (فلپیوں ۳: ۱۳-۱۴)

برکت:۔ لیکن میرا خیال ہے کہ ہمیں اور زیادہ آگے جانے کی ضرورت نہیں۔

دانی ایل:۔ لیکن یہ بہت ضروری ہے۔ کیا آپ نے کبھی اس حقیقت کی طرف
اپنی توجہ دی ہے۔ کہ نئے عہد نامہ میں ایک ہی مقام ہے۔ جب مسیح
خاص طور پر ہمارے لئے دعا کرتا ہے۔ وہ اسی بات کے لئے دعا کرتا
ہے۔ آؤ دیکھیں یوحنا ۱۷: ۲۰-۲۳

برکت:۔ (پڑھتے ہوئے) "میں صرف ان ہی کے لئے درخواست نہیں کرتا۔ بلکہ ان
کے لئے بھی جو ان کے کلام کے وسیلہ سے مجھ پر ایمان لائیں گے۔

دانی ایل:۔ اس میں ہم بھی شامل ہیں۔ کیا یہ سچ ہے؟ آپ پڑھیئے۔ وہ ہمارے
لئے دعا کرتا ہے۔

برکت:۔ (یوحنا ۱۷: ۲۰-۲۳) "تاکہ وہ سب ایک ہوں یعنی جس طرح اے
باپ تو مجھ میں ہے۔ اور میں تجھ میں ہوں۔ وہ بھی ہم میں ہوں اور دُنیا
ایمان لائے۔ کہ تو ہی نے مجھے بھیجا اور وہ جلال جو تو نے مجھے دیا
ہے۔ میں نے انہیں دیا ہے۔ تاکہ وہ ایک ہوں جیسے ہم ایک ہیں۔ میں
ان میں اور تو مجھ میں تاکہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں۔ اور دنیا جانے
کہ تو نے مجھے بھیجا اور جس طرح تو نے مجھ سے محبت رکھی۔ ان سے
بھی محبت رکھی۔"

دانی ایل:۔ اب آپ یہاں رُک جائیں۔ اب آپ دیکھیئے کہ اس مختصر دعا
میں مسیح خداوند نے تین مرتبہ درخواست کی ہے۔ کہ ہم ایک ہوں۔
اور تیسری مرتبہ کہتا ہے۔ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں۔ جو کچھ میں
نے پڑھا ہے اس کا ترجمہ یوں بھی ہو سکتا ہے۔ کہ وہ متحد ہو کر یوں

پہنچیں کہ کمالیت کی حد پر ایک ہوں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ مسیح نے اپنی اس دعا کے جواب کا آغاز دیکھا لیکن ہنوز ہمیں بہت بڑھنا ہے پیشتر اس کے کہ ہم کمالیت کی حد پر ایک ہوں۔ اس لئے میرا اعتقاد ہے۔ جو اتحاد شمالی ہند اور ہم پاکستان کے لوگوں کو کنونشنوں اور کرسچن کونسل میں کام کرنے کے وسیلہ حاصل ہے۔ اس پر قناعت نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ سب کو متفقہ طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہم سب مل کر ایک متحدہ کلیسیا قائم کریں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ اسی کے لئے مسیح دعا کر رہا ہے اور تا ہنوز اس کی یہی آرزو ہے۔

برکت:۔ کیا کلیسیائی اتحاد حقیقت میں انتہائی ضروری ہے؟ کیا کلیسیاؤں کے اندر اور ان سے باہر بشارت دینے کی ضرورت اس سے کم ہے؟

دانی ایل:۔ (بڑے اشتیاق کے لہجہ میں) لیکن کیا آپ نہیں سمجھ سکتے کہ کلیسیائی اتحاد کے لئے بشارتی کام زیادہ مؤثر ہوگا۔ مسیح نے دعا کی تھی "وہ سب ایک ہوں تاکہ دنیا ایمان لائے کہ تو ہی نے مجھے بھیجا ہے۔" اور پھر یہ بھی کہ وہ کامل ہو کر ایک ہو جائیں۔ اور پھر دنیا جانے گی کہ تو نے مجھے بھیجا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جب ہم پورے طور پہ ایک ہو جائیں گے تو ہمارا بشارتی کام زیادہ مؤثر ہوگا۔ بہ نسبت موجودہ کام کے جب ہم پورے طور پہ ایک نہیں۔ بعینہ ایسے جیسے جاننے اور ایمان لانے میں فرق ہے۔

برکت:۔ ہاں یہ سچ ہے۔ لیکن کیا پورے طور پہ بڑھنے کے لئے کلیسیائی اتحاد درست طریقہ ہے؟ کنونشنوں میں کیسی عجیب روح کی یگانگت اور شراکت ہوتی ہے۔ جب ہم خدا کے کام میں تعاون کرتے ہیں

لیکن جہاں تک میں نے سُنا ہے اتحادِ کلیسیا کے موضوع
سے لوگوں کو ٹھوکر لگتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مسیح ایسا اتحاد نہیں
چاہتا۔

دانی ایل:۔ گذشتہ پانچ چھ برس کے عرصہ میں مَیں نے بھی اور آپ نے بھی ایک ہی پلیٹ فارم سے کئی کنونشنوں میں درس دیئے ہیں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں۔ کبھی ہم میں جھگڑے تک نوبت پہنچی؟

برکت:۔ نہیں! میرا خیال ہے کبھی بھی نہیں۔ لیکن اس کا کلیسیائی اتحاد سے کیا واسطہ ہے؟ کیا اب آپ اس بات پر مجھ سے جھگڑا کرنا چاہتے ہیں؟

دانی ایل:۔ اجی نہیں! ہرگز نہیں!! چونکہ میں آپ کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ اسلئے مجھے اُمید ہے کہ اگر آپ سے ایک سوال پوچھوں تو آپ بُرا نہیں مانیں گے۔ بتایئے تو آپ میں اور آپ کی بیوی میں کبھی جھگڑا ہوا؟

برکت:۔ سچائی کی بات تو یہ ہے کہ شادی کے بعد چند سالوں تک ہمارے درمیان کبھی کبھی جھگڑا ہو جاتا تھا۔ لیکن اب ہم بالکل راضی خوش ہیں۔

دانی ایل:۔ یہ میرا بھی تجربہ ہے لیکن اس کے باوجود میری بیوی میرے بہت قریب ہے۔ ایسی قریب کہ جس حد تک آپ نہیں۔ اور ویسے ہی آپ کی بیوی آپ کے قریب ہے۔ جیسا کہ شادی کے موقع پر نکاح میں کہا جاتا ہے کہ "وہ دونوں ایک ہوں گے"۔ اور اگر ہم اس قسم کا اتحاد کلیسیاؤں میں دیکھیں تو لازم ہے کہ ابتدا میں کم از کم جھگڑے اور غلط فہمیاں ہوں لیکن انجام کار وہ فائدہ مند ثابت ہوگا۔

برکت:۔ لیکن ایک اور بات ہے۔ جو کلیسیائی اتحاد کے متعلق مجھے شک میں مبتلا کر دیتی ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ آپ کلیسیائی اتحاد کا وجود سمجھوتا کے بغیر قائم نہیں کر سکتے ہیں۔ اور سمجھوتا ایک بڑی چیز ہے۔ کیونکہ اس میں اپنے اصول کو چھوڑنا اور کلیسیائی اتحاد پر قربان کرنا پڑتا ہے۔ میں

... ہے کہ اینگلیکن کلیسیا سے اتحاد کرنے اور بشپوں کو منظور کرنے کی تجویز کرتے ہیں۔ اور اگر اسے صریحاً پریسبیٹیرین اصولوں سے غداری نہ کہا جائے تو سمجھوتا تو ضرور ہے۔

وائی ایل:- میں تو اتحاد کلیسیا کے بارے میں ابھی آپ کو بتاؤں گا۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ قائل ہو جائیں گے۔ کہ بشپوں کا متحدہ کلیسیا میں ہونا نہ ہی ایک سمجھوتا ہے اور نہ ہی غداری ہے۔ لیکن میں پہلے آپ کے بڑے بڑے اعتراضات کا جواب دینے کی کوشش کروں گا۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ بغیر سمجھوتا کے اتحاد ناممکن ہے۔

اچھی باتوں کی باہم تقسیم اور لین دین کے بغیر اتحاد ناممکن ہے۔ اس کو ایک بہتر صورت میں پیش کرتا ہوں۔ کیا آپ کے خیال میں آپ کی کلیسیا بے خطا ہے؟

برکت:- خدا نہ کرے۔ صرف رومن کیتھولک ہی دعوے کر سکتے ہیں۔ کہ ان کی کلیسیا بے خطا ہے۔ کوئی پریسبیٹیرین یہ کبھی نہیں کہے گا۔

وائی ایل:- میں مانتا ہوں کہ میری کلیسیا بے خطا نہیں اور شاید آپ کی ہم دونوں یقین کرتے ہیں۔ کہ ہماری کلیسیاؤں کو سچائی کی ایک قیمتی اور عظیم وراثت ملی ہے جسے دوسری کلیسیاؤں کے ساتھ اتحاد کی شرط میں کھونا نہ چاہئے۔ اور یہی احساس دوسری کلیسیاؤں میں سے اینگلیکن کلیسیا محسوس کرتی ہے۔ کہ آپ کے بشپ اور ان کا بشپی نظام اس قدر قیمتی ہے۔ کہ وہ کھونا نہیں چاہتے۔ ہم بھی پریسبیٹیرین کلیسیائی نظام کے متعلق ایسا ہی سوچتے ہیں۔ بپٹسٹ (BAPTIST) کا بھی ایمانداروں کا بپتسمہ کے متعلق یہی دعویٰ ہے۔ لیکن اس کے باوجود بہت سی ایسی باتیں ہماری کلیسیاؤں میں ہیں۔ جو اس قدر ضروری اور لازمی نہیں۔ اتحاد کلیسیا میں وہ سب باتیں جو مختلف کلیسیاؤں کی

روایات میں تمیز رکھنا چاہتے ہیں۔ اور وہ باتیں جو غیر ضروری اور کم اہمیت رکھتی ہیں چھوڑ دینا چاہتے ہیں۔ "اگر تو لطیف کو کثیف سے جُدا کرتے تو تُو میرے مُنہ کی مانند ہوگا"۔ یرمیاہ ۱۵ : ۱۹

برکت:- لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ ہم بھی راستی پر ہوں اور اینگلیکن کلیسیا والے بھی۔ ہم میں سے کوئی ایک تو ضرور غلطی پر ہوگا۔

دانی ایل:- بتایئے! کونسا انجیل نویس مسیح کی درست تصویر پیش کرتا ہے۔ متی۔ مرقس۔ لوقا یا یوحنا؟

برکت:- وہ تو سب درست ہیں۔

دانی ایل:- یہی تو ایک سمجھنے کی بات ہے کہ باوجودیکہ وہ مختلف ہیں۔ پھر بھی سب درست ہیں۔ کیونکہ وہ مسیح کو مختلف نقطہ نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور چونکہ ہم اُس کو چار مختلف پہلوؤں سے دیکھتے ہیں۔ اس لئے ہم مسیح کو بہتر طور پر جانتے ہیں۔ کہ وہ حقیقت میں کیسا تھا۔ اور ہے۔ میں یقین کرتا ہوں۔ کہ ہماری کلیسیائیں بھی ایسی ہی ہیں۔ ہم نے سچائی کا ایک حصہ دیکھا ہے ہم نے سچائی کو مختلف زاویوں سے دیکھا ہے لیکن ہم میں سے کسی نے بھی پوری سچائی کو اب تک نہیں دیکھا۔ ہم کو ایک دوسرے کے نقطۂ نگاہ کی ضرورت ہے ہم سچائی کو بہتر طور پر سمجھنے میں اس صورت میں ہی ایک دوسرے کے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ کہ اگر ہم ایک دوسرے کی سچائی میں شرکت کریں۔ جو خدا نے مختلف کلیسیاؤں کی روایات کی بدولت ہم کو دی ہے۔ جیسا کہ نئے یروشلم کے بارہ میں مکاشفہ ۲۱ : ۲۶ میں کہا گیا ہے۔ "لوگ قوموں کی عزت اور شان و شوکت کا سامان اس میں لائیں گے"۔ میرا یقین ہے کہ دنیا کی ہر قوم میسحی خوشخبری کو سمجھنے کے لئے کچھ نہ کچھ حصہ ادا

لازمی ہے۔ اور میرا یقین ہے۔ کہ ہر مسیحی کلیسیا کے بارے میں یہ بات سچ ہے۔ اور یہ ایک اور وجہ ہے جس کے سبب میں یقین کرتا ہوں۔ کہ خدا کی یہ مرضی ہے کہ اُس کی کلیسیا شمالی ہند و پاکستان میں اتحاد ہو جائے۔

برکت:۔ جی ہاں! یہ کہنا تو آسان ہے لیکن اس پر عمل کیونکر کیا جا سکتا ہے؟

دانی ایل:۔ اچھا میں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں۔ اگر شمالی ہند و پاکستان میں اتحاد کلیسیا کا منصوبہ تسلیم کر لیا جائے تو ہمیں پریسبیٹرین شپ اور بشپ پریسبیٹری مل جائینگے۔ لیکن اس سے پیشتر کہ میں آپ کو اس کے متعلق اور بتاؤں۔ میں آپ کو ایک اور وجہ بتاتا ہوں جس کے تحت ہمارا کلیسیائی اتحاد نہایت ضروری ہے۔ اور مستقل جدائی گناہ ہے

برکت:۔ وہ کیا ہے؟

دانی ایل:۔ یہ حقیقت ہے۔ کہ ہماری موجودہ جدائی پاک میز کی شرکت میں بھی رکاوٹ ہے اور عشائے ربانی جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہم کو ہمارے بھی اور ایک دوسرے سے خدا کے جائے تقسیم ہو جاتی ہے۔

برکت:۔ لیکن یہ یقیناً اینگلیکن کلیسیا والوں کی غلطی ہے۔ میری اور آپ کی کلیسیا کے درمیان تو پاک شراکت کے وقت کوئی جدائی کی دیوار حائل نہیں۔

دانی ایل:۔ لیکن اس کا فیصلہ کرنا ہمارا کام نہیں ہے ہم دونوں پریسبیٹرین ہیں۔ اس لئے ہم میں تعصب بے جا ہے۔ ہمارے لئے مشکل ہے کہ ہم اینگلیکن کلیسیا والوں کا نقطۂ نگاہ سمجھ سکیں

لیکن کیا یہ اچھا نہ ہوگا کہ ہم اپنی ضمیر کی آواز کی مخالفت
بغیر انگلیکن کلیسیا کے ساتھ اتحاد کرنے پر راضی ہوں جس سے
پاک شراکت کے وقت جدائی کی دیوار دور ہو جائے اور ہم
ایک دوسرے کے ساتھ پاک شراکت میں شریک ہو سکیں۔
برکت:۔ ہاں بہت اچھا ہوگا۔ لیکن آپ تو مجھے پریسبیٹیرین بشپوں
کے بارے میں بتانے کو تھے۔

۲۔ گفت و شنید کرنیوالی کلیسیائیں

دانی ایل:۔ پیشتر اس کے کہ میں آپ کو پریسبیٹیرین بشپوں کی
نسبت بتاؤں میں خیال کرتا ہوں۔ کہ میں چند الفاظ شمالی ہند و
پاکستان میں تجویز اتحاد کی بابت کہوں۔ میرا خیال ہے کہ آپ
نے سنا ہوگا۔ کہ کچھ شمالی ہند و پاکستان میں کلیسیائیں ۱۹۲۹ء
سے کلیسیائی اتحاد کے لئے گفت و شنید کر رہی ہیں۔ اور انہوں
نے ۱۹۵۰ء میں گفت و شنید کی بنیاد کے لئے چند لازمی باتوں
کو قبول کیا۔ جن پر انہوں نے کلیسیائی اتحاد کی تجویز تعمیر کرنی
تھی۔ اس وقت سے لے کر گفت و شنید کی کمیٹی کے باقاعدہ
اجلاس ہو رہے ہیں۔ اور اس کمیٹی نے شمالی ہند و پاکستان میں
کلیسیائی اتحاد کی تجویز تیار کی ہے۔ پہلی ایڈیشن ۱۹۵۱ء میں شائع
کی گئی اور پھر ۱۹۵۴ء میں اس کی نظر ثانی کی گئی۔ تیسری ایڈیشن
جو غالباً آخری ہوگی ۱۹۵۷ء میں شائع ہوئی۔ اس وقت سے گفت
و شنید میں حصہ لینے والی کلیسیائیں فیصلہ کر رہی ہیں۔ کہ آیا وہ
اتحاد کی تجویز کی تیسری اشاعت کے تحت متحد ہو جائیں۔
برکت:۔ وہ کونسی کلیسیائیں ہیں۔ جو اتحاد کی اس تجویز کے

...گفت و شنید کر رہی ہیں۔

دانی ایل:- اول تو میری اپنی کلیسیا شمالی ہند و پاکستان کی متحدہ کلیسیا ہے۔ جو پاکستان میں متحدہ کلیسیا پاکستان کے نام سے پکاری جاتی ہے۔

اس کے شرکاء کی تعداد تقریباً پانچ لاکھ ہے۔ پاکستان میں رہنے والے شرکاء کی تعداد ستر ہزار ہے

برکت:- مجھے علم نہ تھا کہ آپ کی کلیسیا اتنی بڑی ہے۔

دانی ایل:- ہاں یہ بہت بڑی ہے۔ مغربی پاکستان سے آسام تک اور لداخ (کشمیر) سے۔ بمبئی کے جنوب مشرق میں کولاپور تک۔

برکت:- آپ اپنی کلیسیا کو متحدہ کلیسیا کیوں کہتے ہیں؟

دانی ایل:- (فخر سے) حقیقت میں میری کلیسیا شمالی ہند کی کلیسیائی اتحاد کی علمبردار ہے۔ جب میں لوگوں کو کلیسیائی اتحاد کی بابت گفتگو کرتے سنتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ پریسبٹیرین نے اتحاد کے معاملہ میں جو حصہ ادا کیا ہے۔ اتحاد کا تذکرہ کرتے وقت اس کا مناسب نام نہیں لیا جاتا۔ اکثر لوگ اتحاد کلیسیا کی بابت باتیں کرتے ہیں۔ لیکن ہم باتیں کرتے کرتے متحدہ ہو جاتے ہیں۔

برکت:- بتائیے تو کون کونسی کلیسیائیں متحدہ کلیسیا شمالی ہند میں شامل ہیں۔

دانی ایل:- تیرہ کلیسیائیں ہیں جو مختلف مشنری سوسائٹیوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان میں آٹھ پریسبٹیرین ہیں۔ دو کانگریگیشنل ہیں۔ ایک مرو دین ہے۔ (ایک میتھوڈسٹ پریسبٹیرین کانگریگیشنلسٹ اور دوسری اونجلیکل لوتھرن کیلونسٹ کانگریگیشنلسٹ)

برکت :۔ کیا یہ سب کلیسیائیں ایک ہی وقت میں متحد ہوئیں

دانی ایل :۔ نہیں۔ بعض ۱۹۲۴ء کے ابتدائی اتحاد کے بعد کلیسیائیں شامل ہوئیں اور ابھی حال ہی میں یعنی ۱۹۵۶ء میں مرودین اور یونائیٹڈ پریسبٹیرین شامل ہوئیں۔ برکت! آپ کی گوردا سپور پریسبٹری ۱۹۵۵ء میں شامل ہوئی۔ اور جو حصہ وہ پریسبٹیری متحدہ گواہی دینے میں ادا کر رہی ہے۔ ہمیں اس پر فخر ہے۔

برکت :۔ یہ تو بڑی دلچسپ بات ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ آپ صرف پریسبٹیرین کلیسیا ہی نہیں؟

دانی ایل :۔ ہاں یہ ٹھیک ہے

برکت :۔ اچھا اب مجھے باقی کلیساؤں کے نام بتائیں جو کلیسیائی اتحاد کے لئے گفت وشنید کر رہے ہیں۔

دانی ایل :۔ دوسری بڑی کلیسیا (جنوبی ہند کی میتھوڈسٹ کلیسیا ہے اس کے شرکا کی تعداد بھی پانچ لاکھ ہے۔ اور ان میں سے چالیس ہزار مغربی پاکستان میں بستے ہیں۔ اس کلیسیا کے بشپ تجیس۔ اس کے علاوہ چرچ آف انڈیا پاکستان برما اور سیلون کی کلیسیا ہے (اینگلیکن) اس کے شرکا کی تعداد تقریباً ۲ ½ لاکھ ہے۔ اور ان میں سے اسی ہزار پاکستان میں رہتے ہیں۔

برکت :۔ (جلدی جلدی گن کر) اس کے یہ معنی ہوئے کہ اگر کلیسیائی اتحاد ہو جائے تو اینگلیکن کی تعداد نئی کلیسیا کی تعداد کی ایک تہائی سے کم ہوگی۔

دانی ایل :۔ اور یہ بات یاد رکھنی ضروری ہے۔ کہ ہم لوگ اینگلیکن پر الزام لگاتے ہیں۔ کہ وہ اتحاد کی تجویز میں اپنا طریق زیادہ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس ملک میں اینگلیکن کلیسیا کا جو اقلیت میں ہے کلیسیائی

اتحاد میں شامل ہونا اور ایمان کا عظیم کام ہے۔

برکت:۔ میں نے اس بات کا کبھی خیال نہیں کیا۔ کیا اور بھی کلیسیائیں ہیں جو گفت و شنید میں شامل ہیں؟

دانی ایل:۔ چار اور ہیں ہندوستان میں ساٹھ ہزار میتھوڈسٹ (جو برٹش اور آسٹریلین مشنری سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں) اور اتنے ہی بپٹسٹ ہیں۔ جو برٹش بپٹسٹ مشنری سوسائٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ برودرن کی کلیسیا ہے۔ جس کے تیرہ ہزار شرکا ہیں۔ اور ڈسایپل آف کرائسٹ جن کے شرکا کی تعداد دس ہزار ہے۔ یہ دونوں کلیسیائیں بپٹسٹ ہیں۔

برکت:۔ یہ کل کتنے لوگ ہیں؟

دانی ایل:۔ تقریباً چودہ لاکھ۔ جن میں تقریباً دو لاکھ پاکستان میں ہیں۔

۳۔ کلیسیائی تنظیم پر گفتگو

برکت:۔ یہ بڑی دلچسپ بات ہے۔ خیر اب آپ مجھے ذرا بتایئے کہ پریسبیٹرین بشپ اور بشپی پریسبیٹری کس طرح ہوگی۔

دانی ایل:۔ میرا مطلب یہ ہے کہ جب اینگلیکن اپنی کلیسیا کے متعلق سوچتے ہیں۔ تو ان کا خیال ہے کہ بشپی نظام یا اگر آپ چاہیں۔ تو بشپ ہی ایک قیمتی اور نایاب طریقہ ہے جس کا وہ آپ کو حصہ دار بنانا چاہتے ہیں۔ پریسبیٹرین اپنی پریسبیٹری کو بہت قیمتی اور نایاب سمجھتے ہیں اور وہ ان کو اس میں حصہ دار بنانا چاہتے ہیں۔

برکت:۔ کیا ان دونوں متضاد طریقوں کو ملانا ممکن ہے؟

دانی ایل:۔ ممکن تو نہیں جب تک ان دونوں میں کچھ ردّ و بدل نہ کیا جائے

مثال کے طور پر اُسقوفی حلقہ یعنی ڈایوسیس عموماً پریسبیٹری سے بہت فرق ہے۔ چرچ آف انگلینڈ میں ایک ڈایوسیس میں اوسطاً کوئی ۲۵۰ پیرشس ہیں۔ چرچ آف سکاٹ لینڈ میں جو کہ بالکل ایک پریسبیٹرین کلیسیا ہے۔ پریسبیٹری میں ۲۲ پیرشس یہ بڑا فرق ہے ایک پریسبیٹری ایسے ڈایوسیس کا ۱/۱۲ حصہ ہے۔

برکت:- میں نے تو اس پر کبھی دھیان ہی نہیں دیا تھا۔

دانی ایل:- انگلیکن ڈایوسیس کا اتنا بڑا ہونے کا ایک نتیجہ یہ ہے۔ کہ ایک بشپ عوام سے بہت دور اور الگ تھلگ رہتا ہے۔ اور اس کے گھر کو "محل" کا نام دیا جاتا ہے۔ لیکن اب چرچ آف انگلینڈ کے لوگوں نے محسوس کیا ہے۔ کہ ان کے ڈایوسیس حد سے زیادہ بڑے ہیں۔ حال ہی میں میں نے اس موضوع پر ایک مضمون پڑھا۔ جس میں ایک انگلیکن نے رائے پیش کی ہے۔ کہ اگر ہمارے ڈایوسیس پریسبیٹری جیسے ہوں۔ تو یہ بات معقول ہوگی۔ غرض پریسبیٹرین بشپ رکھنے کے لئے پہلی اہم تبدیلی یہ ہوگی۔ کہ ڈایوسیس کو چھوٹا کیا جائے۔

برکت:- کیا اتحاد کی تجویز یہ پیش کرتی ہے؟

دانی ایل:- ابھی قطعی فیصلہ نہیں ہوا۔ کہ کتنے اسقفی حلقے ہوں۔ لیکن تجویز کے آخر میں مجوزہ حلقے شمالی ہند میں ۲۶ اور پاکستان میں ۵ ہونگے اس کے یہ معنی ہوئے کہ ۱۴ لاکھ کے لئے ۳۱ حلقے اور ایک حلقہ میں قریباً ۴۵ ہزار لوگ ہوں گے۔ اور اگر ایک کانگریگیشن کی اوسط تعداد لی جائے تو وہ ۱۰۰۰ یا اس سے کچھ کم ہوگی۔ میرے اپنے اندازہ کے مطابق مغربی پاکستان میں انگلیکن میتھوڈسٹ اور ہمارے ۱۴۰ علاقے شامل ہیں جس کا مطلب ہے۔ کہ ہر اُسقوفی حلقہ یعنی ڈایوسیس میں اوسطاً ۴۵ سے ۵۰ تک پیرشس ہوں گے۔ یقیناً یہ

تقریباً پریسبیٹری جتنا ہوگا نہ کہ چرچ آف انگلینڈ کے ڈایوسیس جتنا۔
برکت :- دیگر لفظوں میں بشپ ایک اتنا بڑا لارڈ نہیں ہوگا۔
دانی ایل :- ہاں وہ حقیقت میں اس قابل ہوگا۔ کہ اپنے حلقہ کے لوگوں کی پاسبانی کر سکے اور ان سے مل سکے۔
برکت :- آخر وہ ہے تو بشپ ہی۔ اور وہ ایک پریسبٹرین کے لئے نا قابلِ برداشت ہے
دانی ایل :- ہاں اس سے تو مجھے اتفاق ہے۔ لیکن مجھے تعجب ہے کہ کہاں تک ہمیں لفظ "بشپ" سے نفرت ہے۔ جبکہ یہ نہیں جانتے کہ کتنا مفید کام وہ ایک چھوٹے ڈایوسیس میں رہ کر کر سکے گا۔ آخر ہمارے اور آپ کے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ہیں اور ہمیں ان کے عہدوں پر کوئی اعتراض نہیں۔ کیونکہ ہمیں معلوم ہے۔ کہ اس ملک میں وہ از حد ضروری ہیں آپ شاید جانتے ہوں کہ سکاٹ لینڈ میں ۱۵ سال پہلے یہ رائے پیش کی گئی کہ ہر پریسبٹری میں سپرنٹنڈنٹ نامزد کئے جائیں۔ کلیسیا نے یہ رائے اسی وقت رد کر دی۔ کیونکہ ان کا خیال تھا۔ کہ سپرنٹنڈنٹ گو بشپ نہیں کہلائے گا۔ لیکن اصل میں بشپ ہی ہوگا مگر ہم نے سپرنٹنڈنٹ قبول کر لئے ہیں۔ کیا بشپ بہت ہی مختلف ہوں گے؟
برکت :- اس میں بھی کچھ حقیقت ہے۔ لیکن کیا اس میں بشپ کے ایک مطلق العنان حاکم بن جانے کا خدشہ نہیں؟
دانی ایل :- میں آپ کو کلیسیائی اتحاد کی تجویز میں سے بشپی نظام کی بابت چند سطور پڑھ کر سناتا ہوں۔ "بشپی نظام دستوری اور تواریخی ہر دو طرح کا ہوگا۔ دستوری بشپی نظام سے یہ مراد ہے کہ بشپ کلیسیائی دستور کے مطابق مقرر کئے جائیں گے۔ اور دستور کے مطابق ہی اپنے فرائض انجام دیں گے" بشپ کلیسیا

کے خادم ہونگے نہ کہ آقا اور اگر تجربہ کی بنا پر کلیسیا یہ محسوس کرتی ہے کہ بشپ اس
بہت زیادہ ہیں تو کسی وقت اپنے دستور میں ترمیم کرنے کا حق پورا پورا حاصل ہے

برکت :- آپ "کلیسیا" کے متعلق کہتے ہیں۔ کلیسیا کا نظام کون چلائے گا؟
کیا بشپ نہیں؟

دانی ایل :- ہرگز نہیں کلیسیائی اتحاد کی تجویز میں تو پریسبٹیرین کلیسیائی
نظام وقوع میں آتا ہے۔ کلیسیا میں نظام کے تین مراکز ہوں گے۔
مقامی کلیسیا (کانگریگیشن) یا پاسٹریٹ۔ ڈایوسیس یا بشپ کا حلقہ اور
سنڈ مقامی کلیسیا کی اپنی ایک پاسٹریٹ کمیٹی ہوگی۔ جو کہ بہت حد
تک پریسبٹیرین سیشن سے ملتی جلتی ہوگی۔ ڈایوسیس میں ڈایوسیسی
کونسل ہوگی جو کہ پریسبٹری کی مانند ہوگی۔ اور فرق صرف یہ ہوگا کہ
اپنا ماڈریٹر چننے کی بجائے ڈایوسیسی بشپ اس کا مستقل صدر
ہوگا۔ پوری کلیسیا کی ایک سنڈ ہوگی پاکستان میں سنڈ پریسبٹیرین
سنڈ جیسی ہوگی اور ہندوستان میں جنرل اسمبلی کی مانند گو اس کے
ماتحت حلقہ کی سنڈیں بھی ہو سکتی ہیں۔ کلیسیا کے ڈایوسیسی
بشپوں میں سے یہ (سنڈ) خود اپنا ماڈریٹر منتخب کرے گی اور
سنڈ کی ہر باقاعدہ مجلس پر نئے ماڈریٹر کا انتخاب ہوگا۔

برکت :- آپ کا مطلب ہے کہ پاسٹریٹ کمیٹی۔ ڈایوسیسی کونسل اور
سنڈ ہی کلیسیا کے حکومت کرنے والے حصے ہیں۔ مگر ان کو چنے گا
کون؟ کیا بشپ ان کو نامزد کریں گے؟

دانی ایل :- بالکل نہیں۔ وہ سب باعزت و منظم پریسبٹیرین طریقہ
سے چنے جائیں گے۔ پاسٹریٹ کمیٹی جو کہ ایک پاسٹر (جس کو پریسبٹیر
کا نام دیا گیا ہے) عام لوگوں یعنی بلا لحاظ مردوں اور عورتوں جن کی
مقامی کلیسیا میں ذمہ داری ہے۔ خواہ وہ ایلڈر ہوں یا ڈیکن

...ی اور نام سے پکارے جائیں، پر مشتمل ہے۔ پاسٹریٹ کمیٹی اپنے بلا تفرقہ نمائندے ڈایوسیسی کونسل کے لئے مقرر کرتی ہے۔ اور اس کا پریسبٹر خود بخود اس کا ممبر بن جاتا ہے۔ ڈایوسیسی کونسل اپنے نمائندے (پریسبٹر بلا تفرقہ مرد اور عورتیں) سنڈ میں بھیجتے ہیں۔ اور البتہ اس کا بشپ خواہ مخواہ ممبر ہوتا ہے۔

برکت:- یہ سب کچھ سمجھنا میرے لئے کچھ مشکل ہے۔ کیونکہ آپ ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ جو میرے لئے بالکل نئے ہیں اور میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔

دانی ایل:- اچھا۔ تو سب سے اچھا طریقہ یہ ہے۔ کہ ایک کاغذ پر ایک چھوٹا سا خاکہ کھینچا جائے۔

کلیسیائی نظام کا خاکہ

پاسٹریٹ { چیرمین: پریسبٹر انچارج — شرکا: ایلڈر۔ ڈیکن وغیرہ }

↓

پریسبٹر اور لے نمائندے بھیجتی ہے

ڈایوسیسی کونسل { پریذیڈنٹ: ڈایوسیسن بشپ — شرکا: پریسبٹر۔ لے نمائندے (اسسٹنٹ بشپ ریٹائرڈ بشپ اور پریسبٹر اگر کوئی ہو تو) }

↓

بشپ اور پریسبٹر اور لے نمائندے

↓

سنڈ { ماڈریٹر: ڈایوسیسی بشپ — شرکا: بشپ، پریسبٹرز اور لے نمائندے }

...ری اور نام سے پکارے جائیں، پر مشتمل ہے۔ پاسٹریٹ کمیٹی اپنے بلا تقرر نمائندے ڈایوسیسی کونسل کے لئے مقرر کرتی ہے۔ اور اس کا پریسبیٹر خود بخود اس کا ممبر بن جاتا ہے۔ ڈایوسیسی کونسل اپنے نمائندے (پریسبیٹر بلا تقرر مرد اور عورتیں) سنڈ میں بھیجتے ہیں۔ اور البتہ اس کا بشپ خواہ مخواہ ممبر ہوتا ہے۔

برکت:۔ یہ سب کچھ سمجھنا میرے لئے کچھ مشکل ہے۔ کیونکہ آپ ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ جو میرے لئے بالکل نئے ہیں اور میری سمجھ سے بالاتر ہیں۔

دانی ایل:۔ اچھا۔ تو سب سے اچھا طریقہ یہ ہے۔ کہ ایک کاغذ پر ایک چھوٹا سا خاکہ کھینچا جائے۔

کلیسیائی نظام کا خاکہ

پاسٹریٹ { چیئرمین پریسبیٹر انچارج
شرکا۔ ایلڈر۔ ڈیکن وغیرہ

↓

پریسبیٹر اور لے نمائندے بھیجتی ہے

↓

ڈایوسیسی کونسل { پریذیڈنٹ۔ ڈایوسیسن بشپ
شرکا۔ پریسبیٹر۔ لے نمائندے (اسسٹنٹ بشپ)
ریٹائرڈ بشپ اور پریسبیٹر اگر کوئی ہو تو

↓

بشپ اور پریسبیٹر اور لے نمائندے

↓

سنڈ { ماڈریٹر۔ ڈایوسیسی بشپ
شرکا۔ بشپ، پریسبیٹرز اور لے نمائندے

اب تو بالکل صاف ہے نا؟

برکت: ۔ ہاں ۔ اس خاکہ کی وجہ سے تو بات بالکل صاف ہو جاتی ہے اب مجھے سمجھ آگئی ہے کہ آپ کا پریسبیٹیرین بشپ اور بشپی پریسبیٹری سے کیا مطلب ہے ۔ کیونکہ بشپ کی ڈایوسیس کا رقبہ اتنا ہی بڑا ہے ۔ جتنا پریسبیٹری کا ۔ اور ڈایوسیس کونسل کا کام اور بناوٹ پریسبیٹری کی مانند ہوگا ۔ بشپی اور پریسبیٹرین طریقہ کلیسیائی نظام کو ملانے کی بہت عمدہ کوشش ہے ۔ لیکن یہ تو بتایئے کہ اس میں کسی جگہ کوئی رکاوٹ تو نہیں؟ میں یہ جاننے کا خواہشمند ہوں ۔ کہ ایک بشپ کے اختیارات اور فرائض کیا ہوں گے ۔ جو کچھ آپ نے کہا ہے اُس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ بشپ ڈکٹیٹر نہیں ہوگا ۔ لیکن مجھے یقیناً اس امر کا احساس ہے ۔ کہ بشپ کے ہاتھ میں کوئی خاص اختیار ہوگا ۔ یا کوئی خاص کام جو اُسے کرنا ہوگا ۔ میں حیران ہوں کہ اگر آپ پریسبیٹری کی طرح کوئی چیز بنائیں گے تو پھر بشپ کی ضرورت کہاں رہی ۔ کیوں نہ بشپوں کے بغیر ہی کام چلایا جائے

۴۔ بشپوں کے اختیارات اور اُن کا کام

دانی ایل: ۔ پیشتر اس سے کہ میں آپ کے سوال کا جواب دوں میں آپ سے ایک سوال پوچھنا چاہتا ہوں ۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ دُنیا میں پراٹسٹنٹ مسیحیوں کا نصف حصہ اُن کلیسیاؤں سے تعلق رکھتا ہے ۔ جن میں بشپ ہیں ۔

برکت: ۔ نہیں! مجھے معلوم نہیں تھا ۔

دانی ایل: ۔ سب سے بڑی کلیسیائیں جو بشپ رکھتی ہیں ۔ لوتھرن اینگلیکن اور میتھوڈسٹ ۔ ایپسکوپل کلیسیائیں ہیں ۔ اور یہ سب مل کر

... پراٹسٹنٹ مسیحیوں کی نصف تعداد سے زیادہ ہیں۔

رشت :- لیکن رومن کیتھولک کے بھی تو بشپ ہوتے ہیں۔ کیوں بعض پراٹسٹنٹ کلیسیائیں بشپ رکھتی ہیں۔ اور بعض نہیں رکھتیں

وائی ایل :- حقیقت میں تواریخی لحاظ سے اس کا تعلق ریفرمیشن یعنی اصلاح مذہب سے ہے۔ اس وقت چند ایک اصلاح کرنے والوں نے سوچا کہ رومن کیتھولک کلیسیا میں صرف ان باتوں کو منسوخ کیا جائے جو کہ بائبل کی تعلیم کے بالکل خلاف ہیں مثلاً معافی نامہ بیچنا یا مردوں کے لئے روپیہ دے کر نمازوں کا انتظام کرنا یا بتوں کو پوجنا۔ انہوں نے یہ محسوس نہیں کیا تھا کہ بشپ بائبل کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ سو انہوں نے ان کو رہنے دیا اور آج چار سو سال کے بعد بشپ ان کے درمیان ہیں۔ دیگر مصلح دین نے یہ محسوس کیا کہ وہ تمام باتیں جو رومن کیتھولک کلیسیا سے تعلق رکھتی ہیں۔ ان سب کو منسوخ و ختم کر کے ایک نئی کلیسیا قائم کی جائے اور جہاں تک ممکن ہو ابتدائی مسیحیوں کے طریقہ عمل پر اس کی بنیاد رکھی جائے۔ چند ایک نے محسوس کیا۔ کہ اس کا مطلب پریسبٹیرین نظام تھا۔ اوروں نے خیال کیا کہ ہر جماعت خود اپنا نظام کرے۔ اب مشکل یہ ہے۔ کہ عالم اس بات پر اتفاق نہیں کرتے ابتدائی کلیسیا میں نظام حکومت اصل میں کیا تھا۔

برکت :- ہوں! اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ کلیسیائیں جن میں بشپ ہیں خیال کرتی ہیں۔ کہ ہم ابتدائی کلیسیا کی پیروی کر رہی ہیں۔ اور جن میں بشپ نہیں ان کا بھی یہی خیال ہے۔

وائی ایل :- بالکل ٹھیک! لیکن میں آپ کے پہلے سوال کا جواب

دے لوں۔ اصل میں اتحاد کی تجویز میں اس کی بابت تاکید کی گئی ہے۔ کہ بشپ کو کیا اور کس قسم کے کام کرنے ہیں۔ آپ اسے کلیسیائی دستور کے باب IX پیرا ۶ میں پائیں گے۔ آٹھ مختلف فرائض کا ذکر خصوصاً پاسبانی نگرانی۔ بشارت۔ تعلیم۔ عبادت۔ تقرر۔ اختیار دینا۔ ضبط۔ ڈایوسیسی کونسل اور سنڈ میں پوزیشن۔

برکت:۔ یہ تو بہت زیادہ ہے۔ اور مجھے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کے کام کی کچھ یاد دلاتا ہے۔

دانی ایل:۔ میں آپ کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ کہ پاسبانی نگرانی کی بابت کلیسیائی اتحاد کی تجویز میں کیا لکھا ہے۔ ڈایوسیس کا بشپ ان تمام مسیحیوں کا جو اس کے حلقہ میں ہوں۔ عام طور پر نگران ہے اور خصوصیت سے اپنی ڈایوسیس کی کلیسیاؤں کے خدام الدین کا مسیح کے ماتحت اپنے ڈایوسیس گلہ کا سردار گلہ بان ہونے کی حیثیت سے وہ ذمہ دار ہے۔ کہ ڈایوسیس کی حقیقی روحانی یگانگت پیدا کرے۔ اور بڑھائے اور جہاں تک ممکن ہو اپنے گلہ کے شرکا سے شخصی رشتہ پیدا کرے خصوصاً مستحکم کرتے وقت یا کلیسیا کی کسی اور طرح کی رسم شراکت کو ادا کرتے وقت۔

برکت:۔ اس میں تو پھر بہت کچھ ایسا ہے جس پر غور و خوض کرنے کی بہت ضرورت ہے مجھے یہ بات بڑی پسند آئی ہے۔ کہ اس میں بشپ کو گلہ بان کہا گیا ہے۔ جس کے حقیقی معنی پاسبان ہیں۔

دانی ایل:۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہم پاسبانوں کو بھی ایک پاسبان کی ضرورت ہے۔ جب مجھے کوئی روحانی مشکل درپیش آئے۔ اور جس کے سبب سے میں پریشان ہوں۔ تو میرے لئے یہ آسان نہیں ہے۔ کہ میں اپنی جماعت کے شرکا سے

رہی کے بارے میں گفتگو کروں ۔ میں عموماً اپنے ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ کے پاس جاتا ہوں ۔ اور اس سے گفتگو کرتا ہوں ۔ اور اسی سے صلاح و مشورہ طلب کرتا ہوں ۔ لیکن اکثر اوقات وہ اس قدر مشغول ہوتا ہے کہ اطمینان سے بات کرنے کا ان کے پاس وقت ہی نہیں ہوتا ۔

برکت :۔ ہاں ! میں نے بھی اکثر دیکھا ہے ۔ کہ ہمارے ہم خدمت پاسبان کونشن کے موقع پر اور خاص کر ایسے کونشن پر جس پر کہ ہم جا رہے ہیں ۔ میٹنگ کے اختتام پر سامنے آتے ہیں ۔ تاکہ اپنی روحانی مشکلات کی بات گفتگو کریں میرے خیال میں اس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ ان کو اس کی بابت گفتگو کرنے کا بہت کم موقع ملتا ہے ۔

دانی ایل :۔ اتحاد کلیسیا کے بعد ہمیں ایک کام کرنا بہت لازمی ہوگا ۔ اور وہ یہ کہ ہمارے بشپ دوسرے کاموں کے بوجھ کے نیچے اتنے دب نہ جائیں ۔ کہ پاسبانی نگرانی کے لئے ان کے پاس وقت ہی نہ ہو ۔ بہرحال ایک اچھی بات ہے کہ بشپ کو ہرگز حساب کتاب یا تنخواہیں وغیرہ کی سردردی تو بالکل نہیں ہوگی ۔

برکت :۔ پیشتر اس کے کہ میں بھول جاؤں ایک اور بھی نقطہ ہے ۔ آپ نے استحکام کا ذکر کیا ۔ کیا صرف بشپ ہی ستقیم کر سکتا ہے ؟

دانی ایل :۔ تجویز کہتی ہے ۔ کہ شراکت کلیسیا استحکام کی بدولت ہوگی ۔ جو بشپ یا ایسی عبادت کے ذریعہ ہو جو بشپ یا پریسبٹیر کرائے ۔ بشپ ہی واحد استحکام کی رسم ادا کرنے

کا پابند

درست نہیں ۔

برکت :۔ خوب ! اب بشپ کے باقی فرائض کیا ہوں گے ؟

دانی ایل :۔ بشارت دینا بھی ان کا ایک فرض ہے ۔ یہ بشپ کا
فرض ہے ۔ کہ اپنے حلقہ میں بشارت کے کام کو اپنے نمونہ سے
اور دوسروں کی ہمت بڑھانے سے ترقی دے ۔ میرا خیال
ہے ۔ اس ملک میں جہاں کلیسیا غیر مسیحیوں کے درمیان
بشارت پیش کرنے میں اتنی مدھم ہے تو یہ اچھی بات ہے
کہ بشپ کا بھی فرض ہو کہ اپنے نمونہ سے ہمیں ابھارے
جوش دلائے ۔

برکت :۔ خوب مزید کیا ؟

دانی ایل :۔ تیسرا فرض ہے تعلیم ۔ بعض اوقات مسیحی مسائل کو
اعلانیہ بیان کرنا خاص کر جب کوئی قومی مشکل درپیش ہو ۔
اور اسی بات کی ضرورت ہو کہ کلیسیا فوراً اپنا نظریہ اور اعتقاد
بیان کرے اور بتائے کہ وہ کیا تسلیم کرتی ہے ۔

برکت :۔ یہ تو بڑی اچھی بات ہے ۔ مگر کیا یہ کچھ خطرناک تو
نہیں ؟ ہو سکتا ہے ایک بشپ کے عجیب نظریات ہوں ۔ ایک
دفعہ مجھے کسی نے ایک بشپ کے متعلق بتایا تھا جو مسیح
کے مردوں میں سے جی اٹھنے کو مانتا ہی نہیں تھا ۔

دانی ایل :۔ اسی لئے دستور کلیسیا میں اس معاملہ کو بڑی احتیاط
کے ساتھ پیش کیا گیا ہے ۔ بشپ ایسے بیان بحیثیت ایک
جماعت دیں گے ۔ اور بیان دینے سے پہلے پریسبیٹروں
کے نمائندوں سے مشورہ کریں گے ۔ اور کوئی ایسا بیان
کلیسیا میں قانون کے طور پر جاری نہیں ہو سکے گا ، جب

تحت کرے تاکہ اُسے منظور نہ کرے۔

برکت:- پھر تو کوئی ڈر نہیں۔

دانی ایل:- اور اس کے بعد ہے "عبادت" بشپ کو ان تمام قسم کی مختلف عبادتوں اور نماز کے طریقوں سے واقفیت ہونی چاہیئے۔ جو اس کی ڈایوسیس میں استعمال ہوتی ہیں۔ اور وہ اس بات کا خاص دھیان رکھے گا۔ کہ کوئی پاسبان اپنی جماعت میں ایسا طریقۂ عبادت رائج نہ کرے۔ جسے جماعت نہ چاہتی ہو۔

برکت:- تو کیا اتحاد کے بعد کلیسائیں ایک ہی طریقہ سے عبادت نہیں کریں گی؟

دانی ایل:- بالکل نہیں! دستور کے باب ۱ میں لکھا ہے کہ اتحاد سے پہلے عبادت کی جن ترتیبوں کی متحد ہونے والی کلیساؤں میں استعمال کی اجازت تھی۔ کلیسائے ہند، پاکستان ان کی اجازت دیتی ہے۔ کسی جماعت کو مجبور نہیں کیا جائے گا کہ عبادت یا رسم کی کوئی صورت جس پر اسے حسب الہدایت ضمیر اعتراض ہو استعمال کرے۔" دستور میں آزادیٔ ضمیر کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ اور بشپ کا یہ کام ہوگا۔ کہ وہ اس پر عمل کروائے۔

برکت:- آزادیٔ ضمیر تو بڑی اچھی بات ہے۔ مگر آپ نے تو فرمایا ہے۔ کہ ضبط بھی بشپ ہی کے سپرد ہے۔ اس میں کچھ ڈرتا ہوں۔ کیونکہ اگر بشپ بُرا آدمی ہو یا اس کے نظریات اور میری ضمیر میں مطابقت نہ ہو تو میرا خیال ہے کہ کسی وقت وہ مجھ سے بدلہ لے سکتا ہے۔ تو میری آزادیٔ ضمیر

کہاں گئی ؟

دانی ایل :- لیکن بشپ کے پاس ضبط کے ایسے اختیارات تو نہیں ۔ ضبط سے متعلقہ "کلیسیائی اتحاد کی تجویز" میں ضبط پر ایک پورا باب ہے ۔ جس میں یہ صاف ظاہر ہے کہ مقامی کلیسیا کی اپنی عدالت ہوگی جس کو سیشن کا نام دیا جا سکتا ہے ۔ اور ڈایوسیسی کونسل اور سنڈ میں اپیل کی جا سکے گی ۔ عام ممبران کا ضبط سیشن کے ہاتھ میں ہوگا پاسبانوں کا ضبط ڈایوسیسی کونسل کے ہاتھ میں ہوگا ۔ اور بشپوں کا ضبط سنڈ کے ہاتھ میں ہوگا ۔ ضبط سے وابستہ بشپ کے دو اہم فرائض ہیں ۔ جن کو بڑی احتیاط سے پیش کیا گیا ہے ۔ صرف ڈایوسیس کے بشپ کو ہی اختیار ہوگا ۔ کہ ضبط کے معاملہ میں پاک شراکت سے معطل کئے جانے یا خارج کئے جانے کا فتویٰ دے ۔ اور وہی ان کو جو توبہ کرتے ہیں کلیسیائی شراکت میں بحال کرے ۔ لیکن وہ اس اختیار کو ضبط کے ان قوانین کے مطابق جو اس کلیسیائی دستور میں شامل ہیں ۔ یا جو قوانین کلیسیائی دستور کے مطابق مرتب کئے جائیں گے ۔ استعمال کریگا ۔ یہ رہا پہلا فرض ۔ دوسرا خدام الدین کی بابت ہے ۔ "بشپ کو خدام الدین کے ضبط کے بارے میں خاص ذمہ داریاں حاصل ہیں"

برکت :- یہ تو بڑی مبہم سی بات ہے ۔

دانی ایل :- ہاں ! اپنے آپ میں تو یہ مبہم لگتی ہے مگر باب XIII پیرا ۴ میں ان ذمہ داریوں کا بیان بالکل صاف ہے ۔ مختصراً پہلے بشپ ہی ایک پاسبان کے خلاف الزامات سنے گا ۔ تاکہ ممکن ہو تو وہ خاموشی سے شخصی طور پر معاملہ کو نپٹا دے اور بات زیادہ نہ بڑھے ۔ وہ عارضی طور پر ایک پاسبان کو معطل کر سکتا ہے ۔ لیکن وہ مستقل طور پر ایک پاسبان کو معطل نہیں کر سکتا ۔ جب تک کہ

وہ پاسبان اپنی مرضی سے بشپ کے ضبط کے تحت آنا منظور نہ کرے۔ پاسبان ہمیشہ کہہ سکتا ہے۔ کہ ڈایوسیسی کونسل کی عدالت میرے مقدمہ کی سماعت کرے۔ اور اسے یہ حق حاصل ہے۔ کہ سنوڈ میں اپیل کرے۔

برکت:۔ یہ تو بڑا اچھا انتظام ہے۔ لوگوں کو ہمارے خلاف اتنی شکایات ہیں۔ جو سچ نہیں ہوتیں۔ اور اگر ہر معاملہ پہلے بشپ تک جاتا ہو تو پھر شکایات میں مشکلات پیدا کرنا اتنا آسان نہ ہوگا۔ اکثر ایسے جھگڑوں کا فیصلہ شخصی طور پر بہتر ہو سکتا ہے۔ اور جب آپ ایک دفعہ ان کو پرلیسبٹری میں لے جائیں تو پھر شرم اور ذلت اُٹھائے بغیر انہیں واپس نہیں لیا جا سکتا۔

داؤد ایل:۔ لیکن ہم نے بشپ کے فرائض میں سے ایک پر تو دھیان ہی نہیں دیا۔ جس پر پرلیسبٹیرین بہت اعتراض کرتے ہیں؛ اور وہ ہے تقرر۔

برکت:۔ ہاں! مجھے یہ سُننے کا کافی شوق ہے۔

داؤد ایل:۔ (پڑھتا ہے) دستور کے قوانین کے مطابق عمل کرتے ہوئے اُمیدواروں کو قبول کرے گا۔ اور ان کا تقرر کرے گا۔ ایک اور جگہ پر لکھا ہے "پرلیسبٹروں کا ہر تقرر بشپ اور پرلیسبٹروں کے دُعا کرنے اور ہاتھ رکھنے سے ہوگا۔" اور پھر لکھا ہے۔ "تقرر کے وقت ساری کلیسیا کے اختیار کی نمائندگی ہوگی۔ تقرر کی رسم میں پرلیسبٹر اور بشپ دونوں ہاتھ رکھتے وقت شامل ہوں گے۔ اور بلا تقرر خدمت گزار اس عمل میں اُمیدواروں کو تقرر کے لائق قرار دیتے وقت حصہ لیں گے۔"

برکت:۔ (سوچتے ہوئے) مجھے تو اس میں کوئی غلطی نظر نہیں آتی۔ دیکھیں!

آخر ہماری کلیساؤں میں ماڈریٹر تقرر کی عبادت کرتا ہے اور سب سے پہلے وہی ہاتھ رکھتا ہے۔ تو پھر بشپ ایسا ہی کیوں نہ کرے۔ لیکن ایک بات مجھے پسند نہیں وہ یہ ہے کہ اگر بشپ تقرر نہ کرے تو وہ تقرر درست نہیں، پھر تو یہ عام "رسولی تسلسل" کا مسئلہ جس پر اہلِ اینگلیکن بضد ہیں۔ مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر جو کچھ میں نے سُنا ہے وہ سچ ہے۔ کہ آپ نے اس مسئلہ پر اینگلیکن کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے سمجھوتہ کیا ہے تو کیا یہ بھی سچ ہے کہ اتحاد ہونے سے پہلے تمام غیر اینگلیکن خدام الدین کا دوبارہ تقرر اینگلیکن بشپ کریں گے؟

دانی ایل:۔ نہیں! یہ درست نہیں لیکن یہ سچ ہے۔ کہ اتحاد کے بعد ہی "دینی خدمت کے متحد ہونے کا ایک مثالی عمل اور بعد میں متحد ہونے کی ڈایوسیسی عبادتیں" ہوں گی۔ لیکن یہ دوبارہ تقرر نہیں ہوگا۔ اور اپنے اعتقادات کے مضمون پر سمجھوتہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ ایک اہم سوال ہے اور اُمید ہے کہ اگر یہ بات سمجھانے میں مجھے دیر لگے اور میں کسی بلاواسطہ طریقہ سے سمجھاؤں تو آپ صبر سے میری سنیں گے۔

برکت:۔ اگر آپ چاہیں تو پورا آدھا گھنٹہ بات کر سکتے ہیں۔ جو کچھ میں نے سُنا ہے یہ ہاتھ رکھنے کا معاملہ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اینگلیکن کے ہاتھ بیچ رہے ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کو مجھے یہ بات منانے میں بڑی مشکل پیش آئے گی۔ کہ یہ سمجھوتہ نہیں ہے۔ لیکن آپ خوشی سے کوشش کر سکتے ہیں کہ میں قائل ہو جاؤں۔

۵۔ دینی خدمت کا متحد ہونا

دانی ایل :۔ میرا خیال ہے کہ شروع کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہوگا۔ کہ پہلے ہم دیکھیں۔ پولس رسول اس قسم کے مضمون کی بابت رومیوں ۱۴ باب میں کیا فرماتے ہیں۔ (دونو پادری صاحبان اپنی انجیلیں کھولتے ہیں اور رومیوں ۱۴ باب اور ۱۵ باب ۱ تا ۶ آیت پڑھتے ہیں) اب میں یہ نہیں کہتا کہ جس قسم کے حالات کا بیان اس باب میں ہے ویسے ہی ہمارے حالات ہیں۔ کیونکہ یہ خاص کر اس بات کے متعلق ہے۔ کہ تم کیا کھاتے ہو یا کون سے دنوں کو مانتے ہو لیکن میرا یقین ہے۔ کہ اس کا اصلی پیغام ہمیں ان اصولوں میں ملتا ہے جو اس میں مندرج ہیں۔ دیکھیے ۱۴ باب کی پہلی آیت " کمزور ایمان والے کو اپنے میں شامل تو کر لو مگر شک وشبہ کی تکراروں کے لئے نہیں :" اور پھر پندرویں باب کی پہلی آیت" غرض ہم زور آوروں کو چاہیئے کہ ناتوانوں کی کمزوریوں کی رعایت کریں نہ کہ اپنی خوشی کریں:" پولس رسول رومیوں کو آگاہ کرتے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کو اپنی رفاقت میں شامل کریں جن کا ایمان " کمزور" ہے۔ انہیں تپاک سے خوش آمدید کہیں اور اپنا وقت ان کے ساتھ تکرار کرنے یا ان کو حقیر جاننے میں صرف نہ کریں۔ آپ کے اور میرے نظریہ سے یہ اینگلو کیتھولک لوگوں پر صادر آتا ہے۔ ان کے اس خیال کی بابت آپ کا کیا خیال ہے کہ صرف ہاتھ رکھنے کی وجہ سے خدا کا فضل رسولوں کی طرف سے بشپوں کو ملا۔ اور ان بشپوں سے دوسرے بشپوں اور پاسبانوں کو اس طرح آج کے دن تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

برکت :- میری نظر میں تو یہ خیال کہ خدا اپنے آپ کو بھی محض بناوٹی طریقوں کے ساتھ باندھے ایک احمقانہ توہم ہے

دانی ایل :- آپ کا کیا خیال ہے۔ کہ وہ شخص جو اس قسم کے "رسولی تسلسل" میں اعتقاد رکھتا ہے مسیحی ہو سکتا ہے؟

برکت :- (ذرا سوچ وبچار کے بعد) ہوں! اور بھی دوسری بہت سی باتیں ہیں۔ جن پر اینگلو کیتھولک لوگوں کا اعتقاد ہے جو کہ تقریباً رومن کیتھولک کی طرح ہیں۔ تو یہ پتہ نہیں کہ یہ اس بات پر منحصر ہوگا۔ کہ آیا وہ اپنی نجات کے لئے اپنے نیک اعمال یا مقدسوں سے دعا یا بتوں کی پرستش پر بھروسہ رکھتا ہے۔

دانی ایل :- میں ان دوسری باتوں کا ذکر تو کر ہی نہیں رہا جن کے لئے "اتحاد کی تجویز" میں کوئی جگہ ہی نہیں اور وہاں پہلے حصہ کے باب ۱۱ میں بالکل صاف کہا گیا ہے کہ یسوع مسیح دنیا کا نجات دہندہ ہے جس میں انسان "ایمان کے وسیلہ فضل سے نجات پاتے ہیں"۔ میں تو صرف اس ہاتھ رکھنے کے "رسولی تسلسل" میں اعتقاد کی بابت پوچھتا ہوں۔

برکت :- اس حالت میں میں یہی کہوں گا۔ کہ یہ ایک فضول خیال ہے لیکن حقیقت میں اہم نہیں اگر آدمی اپنے گناہوں کی معافی کے لئے یسوع مسیح پر بھروسہ رکھتا ہے۔ اور خداوند اور مالک جان کر اس کی تعمیل کرتا ہے۔ تو پھر وہ مسیحی ہے چاہے اس کا اعتقاد "رسولی تسلسل" میں ہے یا نہیں۔

دانی ایل :- آیئے! اب اینگلو کیتھولک پر غور کریں۔ جو ہمارے نقطۂ نظر سے اس خاص معاملہ میں ایمان میں کمزور ہیں۔

بچا ہیں۔ لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں کمزور ایمان والے جانیں۔ کیونکہ ہم اس قسم کے "رسولی تسلسل" پر اعتقاد نہیں رکھتے

برکت:۔ آپ کا یہ مطلب ہے۔ کہ ہم اینگلو کیتھولک بغیر تشکوک نقاط کا فیصلہ کرنے کی کوشش کے بغیر قبول کر لیں۔ یہ درست تو معلوم ہوتا ہے بشرطیکہ ہم یہ نہ کہیں کہ اچھا آپ "رسولی تسلسل" پر اگر چاہتے ہیں تو ایمان رکھئے۔ اس کے متعلق آپ سے بحث نہیں بلکہ اسے تسلیم کرتے ہیں۔ اور یہ عین وہی مقام ہے جہاں مجھے سمجھوتہ نظر آتا ہے۔

دانی ایل:۔ سمجھوتہ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لیکن پولس رسول فرماتے ہیں۔ کہ ایسے بھائیوں کی مشکلات دور کرنے کے لئے ہمیں ان کی جانب میل ملاپ کا ہاتھ بڑھانا چاہئے۔ ہمیں چاہئے۔ کہ ہم ناتوانوں کی کمزوریوں کی رعایت کریں نہ کہ اپنی خوشی کریں۔" اور پھر دیکھئے "تیرھویں آیت" پس آئندہ کو ہم ایک دوسرے پر الزام نہ لگائیں۔ بلکہ تم یہی ٹھان لو کہ کوئی اپنے بھائی کے سامنے وہ چیز نہ رکھے جو اس کے ٹھوکر کھانے یا گرنے کا باعث ہو۔ اب یہاں جن کو پولس رسول لکھ رہا ہے ان کو خاص قسم کا کھانا چھوڑنے کا سوال تھا۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ یہ مانیں کہ ایسا کھانا کھانا روا نہیں۔ دیکھئے آیت ۲۲ " جو تیرا اعتقاد ہے وہ خدا کی نظر میں تیرے ہی دل میں رہے مبارک وہ ہے جو اس چیز کے سبب سے جسے وہ جائز رکھتا ہے۔ اپنے آپ کو ملزم نہیں ٹھہراتا۔ میں مانتا ہوں کہ کلیسیائی اتحاد کی خاطر ہمارے نزدیک اپنی وہ آزادی چھوڑ دینا درست ہے جس کی رُو سے ہمارے پاسبانوں کا تقرر وہ لوگ کر سکتے تھے جو کہ اینگلیکن کے "رسولی تسلسل" کے اعتقاد کے مطابق بشپ

نہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم مان لیتے ہیں۔ کہ ہمارا طریقہ تقرر غلط ہے یا اس کے جائز ہونے میں کوئی کمی ہے دیکھئے میرا مطلب ہے۔ کہ مسیحی ہوتے ہوئے مسیح میں ایک عجیب آزادی حاصل ہے۔ لیکن ہمارا ایک فرض یہ بھی ہے۔ کہ ہم اپنی آزادی کو استعمال کرتے ہوئے اپنے بھائیوں کو ٹھوکر نہ پہنچائیں۔ اور نہ ہی ان کی کمزور ضمیروں کو زخمی کریں۔ کیونکہ مسیح ان کے لئے بھی مُوا۔

برکت :- (آہستہ سے) میں کچھ کچھ آپ کا مطلب جان گیا ہوں۔ لیکن آپ کو ذرا زیادہ وضاحت و صفائی سے بیان کرنا پڑے گا۔ مجھے یہ بتایئے کہ اگر ہمارے خدام الدین کا تقرر بشپ کریں تو اینگلو کیتھولک لوگوں کی ضمیر کو کیسے تقویت پہنچے گی؟ بہرحال آپ نے تو فرمایا تھا۔ کہ ان کا دوبارہ تقرر نہیں ہوگا۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس مرتبہ پکڑے گئے

دانی ایل :- ہاں اس میں کوئی شک نہیں کہ تم نے مجھے پکڑ ہی لیا۔ کیونکہ صرف ایک لمحہ کے لئے میں کچھ اور سوچ رہا تھا۔ میرا مطلب تھا۔ کہ اتحاد کے بعد ہمارے تمام آئندہ خدام الدین کا تقرر ایک بشپ اور دو پریسبٹر کریں گے۔ جس کا مطلب ہے کہ اینگلو کیتھولک نظریہ کے تحت وہ "رسولی تسلسل" کے عقیدہ کے مطابق خدام الدین ہیں۔ اوہو! لیکن ہم تو دینی خدمت کے متحد ہونے پر بحث کر رہے تھے۔ میں معافی کا خواستگار ہوں۔

برکت :- اس کی بابت مجھے کچھ اور بتلایئے۔

دانی ایل :- اچھا اب میں بالکل سیدھی سیدھی بات کرتا ہوں۔ اینگلو کیتھولک لوگوں کی مشکل یہ ہے کہ ان کے خیال میں ہماری خدمت "رسولی تسلسل" کے عقیدہ کے مطابق صحیح نہیں اور نہ ہی انہیں یہ یقین ہے۔ کہ اگر وہ غیر اینگلیکن خادم کے ہاتھ سے عشاءِ ربانی لے تو وہ عشاءِ ربانی

حقیقی ہے۔ اسلئے اگر اتحاد کے بعد کوئی خادم الدین جس کا تقرر اینگلیکن
بشپ نے نہ کیا ہو۔ کسی ایسی کلیسیا میں جو پہلے اینگلیکن تھی عشاء ربانی
عبادت کرائے تو اُس کلیسیا کے اینگلیکنس یا عشاء ربانی نہیں لیں
گے۔ یا اُن کے دل میں اُس عشاء ربانی کے حقیقی ہونے کے بارے میں شکوک
رہیں گے۔ اور پولس رسول فرماتے ہیں۔ "مگر جو کوئی کسی چیز میں شبہ
رکھتا ہے۔ اگر اُس کو کھائے تو مجرم ٹھہرتا ہے۔ اس واسطے
کہ وہ اعتقاد سے نہیں کھاتا۔ اور جو کچھ اعتقاد سے نہیں وہ گناہ
ہے۔" (رومیوں ۱۴: ۲۳)

برکت:۔ اب میں سمجھ گیا ہوں اگر تمام خدام الدین اینگلیکن لوگوں کے
نظریہ کے تحت "رسولی تسلسل" کے مطابق ہوں۔ تو کوئی خادم الدین کسی
کلیسیا میں پاک عشاء کی عبادت بغیر کسی کی ضمیر کو ٹھوکر پہنچائے کرا سکتا
ہے۔ لیکن دوبارہ تقرر کے بغیر آپ کیسے اینگلو کیتھولک لوگوں کو مطمئن
کر سکتے ہیں؟

دانی ایل:۔ یہ واقعی ایک مشکل معمّہ ہے جس کا حل آسان نہیں تھا۔ آپ
کو یاد ہے کہ ۱۲ سال کی گفت و شنید کے بعد ہم اس بات پر متفق
ہوئے کہ دُعا کے ساتھ دونوں فریقین ایک دوسرے پر ہاتھ رکھیں
اور یوں جملہ خدام الدین کے متحد ہونے کی ایک عبادت ہو۔ اور پچھلے
سات سال کے دوران میں میری کلیسیا کی ضمیر اور نقطۂ نگاہ کو مطمئن
کرنے کے لئے بہت سی لفظی تبدیلیاں کی گئیں اور نئے پیراگراف
کا اضافہ کیا۔ ایک اہم تبدیلی جو ۱۹۵۵ء میں کی گئی یہ ہے۔ کہ اب ہر
ایک دوسرے پر اس خیال سے ہاتھ نہیں رکھے گا۔ کہ جیسے ہر کلیسیا
کے قبضہ میں کوئی ایسی بخشش ہے جو دوسری کلیسیا کے پاس نہیں ہے برعکس اس کے تین خدام الدین
جنہیں کلیسیا مقرر کریگی اور جن میں سے ایک بشپ ہوگا۔ متحدہ طور پر مختلف کلیسیاؤں

کے خدام الدین پر جو اتحاد میں شامل ہو گئے ہوں۔ ہاتھ رکھیں۔ ہم ایسی عبادت پر متفق ہو گئے ہیں۔ جو ہم میں سے ہر ایک کے لئے حقیقی ہو گی۔ اور متحدہ کلیسیا میں ہم اپنے خدام الدین کے لئے خدا کی برکت اور اُس کا فضل مانگیں گے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ خدا اس وقت ہمیں خاص برکت دے گا۔ اگر ہم عاجزی کے ساتھ اور از سرِ نو اپنے آپ کو مخصوص کرنے کی خاطر اس کے حضور جائیں گے اگر انگلو کیتھولکس اس کو دوبارہ تقرر جانیں اور یہ سمجھیں کہ اس کی بدولت ہم "رسولی تسلسل" میں شامل ہو گئے ہیں۔ تو انہیں آزادی ہے۔ کہ وہ ایسا خیال کریں۔ لیکن ہمیں بھی آزادی ہے۔ کہ ہم اُسے "دوبارہ تقرر" نہ جانیں۔ اور اگر کوئی ہم سے پوچھے تو ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اتحاد کی تجویز کے آئین میں کوئی ایسی بات موجود نہیں۔

برکت: لیکن ایک بات سے دو مطلب کیسے اخذ ہو سکتے ہیں؟

دانی ایل: حقیقت میں نہیں ہو سکتے۔ لیکن اگر ہم برکت کے لئے خدا کے پاس آئیں اور ایمان رکھیں تو وہ ضرور ہمیں برکت دے گا۔ خواہ ہمیں پورا یقین بھی نہ ہو کہ وہ برکت کیا ہو گی۔ مناسب ہے۔ کہ ہم خدا کے حضور راست روی سے آئیں جس طرح آسمانی باپ کے پاس بچے آتے ہیں۔ اور یہی ہم کرتے اور کہتے ہیں۔ اور یہی اس بیان میں بتایا گیا ہے۔ جس کا اعلان سب خدام الدین کریں گے۔

میرا یہ ایمان ہے کہ میرا تقرر —— خُدا کی کلیسیا میں کلام پاک اور سیکرامنٹوں کی خدمت کے لئے جائز اور آئینی طریقے سے ہوا ہے اب میں فروتنی کے ساتھ اپنے آپ کو خدا کے

ہاتھوں میں دینے کے لئے تیار ہوں۔ تاکہ دعا کے ساتھ ہاتھ رکھنے کی بدولت ایسا فضل رسالت اور اختیار پاؤں جیسا اُس کی مرضی ہے۔ کہ مجھے عطا کرے اور جس کی بدولت شمالی ہندو پاکستان کلیسیاء کے اندر میں خدا کی کلیسیا کی خدمت کروں۔

برکت :۔ جو فضل عہدہ اور اختیار وہ مجھ کو بخشنا چاہتا ہے۔ اُس کا مطلب ہے۔ کہ آپ سب کچھ خدا پر چھوڑ رہے ہیں۔

داتی ایل :۔ ہاں ! یہی میرا مطلب ہے۔ میں دل سے یقین کرتا ہوں۔ کہ ہمیں تقریبا" رسولی تسلسل" کی جس کو اینگلو کیتھولک لوگ مانتے ہیں ضرورت نہیں اینگلو کیتھولک کا یقین تو بالکل اس کے متضاد ہے۔ لیکن نہ ہم نہ وہ کوئی شرائطیں کرتے ہیں۔ اور نہ خدا سے کہتے ہیں۔ کہ ہم تیری بخشش کو قبول کرتے ہیں۔ اگر وہ یہ ہے اور اُس کی مقدار اتنی ہے۔ ہم بڑی فروتنی سے آتے ہیں۔ اور یہی خدا کے پاس آنے کا واحد درست طریقہ ہے۔

برکت :۔ آپ کا مطلب ہے کہ ہاتھ رکھنے کی ماہیت واہمیت ومعنی کے متعلق اتحاد کی تجویز میں کوئی ذکر نہیں۔

داتی ایل :۔ اس کی بابت بہت کچھ کہا گیا ہے۔ اور " کلیسیائی اتحاد کی تجویز " کے دوسرے حصہ کے ساتویں باب کے حصہ دوم کے ڈی جزو میں پائیں گے۔ جیسے میرا خیال ہے۔ کہ اگر آپ پورا سیکشن پڑھیں تو آپ کے لئے بہتر ہو گا۔ تب ہی آپ جان سکیں گے۔ کہ مختلف نقطۂ نظر کی ضمیری مشکلات کو حل کرنے کے لئے اس کے الفاظ میں کتنی احتیاط برتی گئی ہے۔

(برکت پورا سیکشن پڑھتا ہے۔ اور اصلاح دی جاتی ہے کہ ان مکالموں کو پڑھنے والے بھی یہ سیکشن پڑھیں)

برکت:۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ کہ اس پر بہت سوچ و بچار کیا گیا ہے۔ یہ کافی وضاحت و صفائی سے بیان کرتا ہے کہ ہاتھ رکھنا پہلے تقرر کا انکار نہیں۔ اور نہ ہی یہ دوبارہ تقرر ہے۔ اور نہ دعویٰ ہی کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے ذریعے سے وہی فضل بخشش اور اختیارات جو کہ ان کو پہلے سے دوبارہ دیئے جاتے ہیں۔ مجھے یہ بہت پسند ہے اصل میں اگر میں اینگلو کیتھولک ہوتا تو میرے لئے یہ بات قبول کرنا بڑا مشکل ہوتا۔

دانی ایل:۔ بعض کو اسے تسلیم کرنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ حال ہی میں میں نے بعض انگلیکن کا ایک بیان پڑھا جس میں کہا گیا تھا۔ کہ خدمت کا اتحاد بہ نسبت بشپ تعبیر کے پریسبٹرین تعبیر کے زیادہ مطابق ہے

برکت:۔ میں اب سمجھتا ہوں کہ اگر پریسبٹیرین کا یہ خیال ہے۔ کہ وہ انگلیکن سے ہار گئے ہیں۔ تو چند انگلیکن کا خیال بھی ہوگا۔ کہ پریسبٹیرین سے ہار گئے۔

دانی ایل:۔ دیکھئے! پندرھویں پیرا میں کیا کہا گیا ہے:

"وہ ایمان رکھتے ہیں۔ کہ خدا یقیناً اُن کی دعاؤں کے جواب میں بشپی تقرر شدہ خدام الدین اور دیگر تقرر شدہ خدام الدین کے تمام اختلافات کی تمام خلیجوں کو بھر دے گا۔ اور بلندیوں کو ہموار کر دے گا۔ میں یہ الفاظ" بلندیوں کو ہموار کر دے گا۔"

پسند کرتا ہوں۔ اس کا مطلب نہیں کہ ہم انگلیکن کی سطح تک پہنچ چکے ہیں۔ بلکہ یہ کہ ہم اور انگلیکن اور تمام دیگر کلیسیاؤں کے خدام الدین اب اپنی پہلی خدمت سے زیادہ بلند خدمت پائیں گے۔ کیونکہ ہم اب متحدہ کلیسیا کے خدام ہوں گے لیکن خدام الدین کی تفریق کے بارے میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ کہ ایسی تفریق

صرف خدا ہی جانتا ہے۔ جس سے یہ مراد ہے کہ ہم ایمان کے ساتھ آخری فیصلہ خدا کے سپرد کرتے ہیں۔

برکت:۔ اس باب میں بہت کچھ ہے جو مجھے احتیاط سے پڑھنا پڑے گا۔ اس سے پہلے کہ میں اپنی رائے دوں کہ مجھے اس سے اتفاق ہے یا نہیں لیکن اب میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ اسے کیوں سمجھوتہ تسلیم نہیں کرتے۔

دانی ایل:۔ میں ایک امر کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں یہ دینی خدمت کے متحد ہونے کا عمل اسی وقت وقوع میں آئے گا۔ جبکہ کلیسیا متحد ہو چکی ہو اور یہ ایک نئی کلیسیا کا کام ہے یہ ایسا امر نہیں جو کہ ہمارے متحد ہونے سے پہلے وقوع میں آسکے۔ لیکن یہ ایسا امر ہے۔ جو ہم متحد ہونے کے بعد ہی کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ہم مانتے ہیں۔ کہ یہ ہماری کلیسیا کی بھلائی کے لئے ہوگا۔

۶۔ مقامی کلیسیا

برکت:۔ ہمارے طریقہ گفتگو سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ کلیسیائی اتحاد محض پریسبٹیرین اور انگلیکن میں ہوتا لیکن کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ کہ اور بھی کلیسیائیں ہیں جو گفت وشنید میں شامل ہیں۔ کیا اس بات کا اس تجویز پر کوئی اثر پڑا ہے؟

دانی ایل:۔ یقیناً اثر ہوا ہے۔

برکت:۔ بپٹسٹ کیا کہتے ہیں؟ کیا ان کو ایسے لوگوں سے اتحاد کرنے میں جو بچوں کو بپتسمہ دلاتے ہیں۔ اہم مشکلات پیش نہ آئیں؟

دانی ایل:۔ ہاں! میرا خیال ہے کہ اتحاد کی تجویز میں حقیقت میں جو تعجب انگیز بات ہے۔ وہ یہ ہے کہ اس میں بپٹسٹ اور نان بپٹسٹ کو ایک ہی کلیسیا میں شامل کرنے کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ اور یہ واسطے ایسی ہی تعجب انگیز ہے۔ جیسا کہ اینگلیکن کا اور نان اینگلیکن کا ایک کلیسیا میں مل جانا۔ اور اس پر طرہ یہ کہ جب یہ وقوع پذیر ہوگی تو بالکل ہی نئی ہوگی۔

برکت:۔ ایسا نظر آتا ہے۔ جیسے ایک پریسبیٹرین درمیان میں کھڑا ہے۔ اور وہ ایک ہاتھ اینگلیکن اور ایک ہاتھ بپٹسٹ کی طرف پھیلائے ہوئے ہے بھلا بپٹسٹ لوگوں کا اعتقاد کیا ہے۔ کہ سوائے اس کے کہ بچوں کے بپتسمہ کے خلاف ہیں؟

دانی ایل:۔ یہ کہنا کہ وہ بچوں کے بپتسمہ کے خلاف ہیں۔ بیان کرنے کا اچھا طریقہ نہیں۔ بہتر یہ ہے۔ کہ ہم یہ بیان کریں کہ وہ کس بات کے حق میں ہیں۔ بپٹسٹ نے اپنے اصول کے اعلان میں جو اتحاد کی تجویز کے تمہید کے حصہ اوّل میں درج ہے یہ بیان کیا ہے:۔

"ہمارے خداوند نجات دہندہ یسوع مسیح مجسم خدا کے ظہور کو اُن تمام امور پر جو ایمان اور اعمال سے متعلق ہیں۔ اور جن کا کتاب مقدس میں اظہار ہوا ہے پورا اختیار ہے۔ اور ہر کلیسیا کو پاک روح کی ہدایت کے تحت پوری آزادی ہے کہ وہ اُس کے قوانین کی تفسیر کرے اور اُن پر

عمل کرے۔

مسیحی بپتسمہ خدا باپ بیٹے اور پاک روح کے
نام میں ان ایماندار لوگوں کا پانی میں غوطہ ہے
جنہوں نے خدا کے رُوبرُو توبہ کا اظہار کیا
ہو۔ اور ہمارے خداوند یسوع مسیح پر ایمان
لائے ہوں۔ جو کتابِ مقدس کے مطابق ہمارے
گناہوں کے لئے مُوا دفن ہوا اور تیسرے دن
جی اٹھا۔

ہر شاگرد کا فرض ہے کہ وہ خداوند یسوع مسیح کی انجیل
کی شخصی گواہی دے اور دُنیا میں خوشخبری پھیلانے میں حصہ
لے۔

برکت:۔ میں اس بیان کے آخری حصہ کو بہت پسند کرتا ہوں
کاش کہ ہمارے اپنے لوگ مسیح کی گواہی کی ذمہ داری زیادہ
سنجیدگی سے محسوس کریں۔

دانی ایل:۔ مجھے بھی ایسا ہی احساس ہے۔ لیکن بیان کے پہلے دو
جملے زیرِ بحث ہیں۔ یعنی مقامی کلیسیا کی آزادی کے متعلق اور
ایماندار کے بپتسمہ کو عمل میں لانے کے متعلق۔ بپٹسٹ کا یقین ہے
کہ یہ دونوں باتیں اتنی قیمتی ہیں کہ اتحاد کے بعد بھی یہ کلیسیا میں
قائم رہنی چاہئیں۔

برکت:۔ لیکن آپ کیونکہ مقامی کلیسیا کی آزادی کو پریسبیٹیرین نظام
کی کلیسیائی عدالتوں اور پاسٹریٹ کمیٹی میں ڈایوسیسی کونسل
اور سنڈیں اور بشپوں میں میل کرا سکتے ہیں؟

دانی ایل:۔ یہ دو طریقوں سے کیا گیا ہے۔ اول جو کچھ مقامی جماعت

کی حیثیت کی بابت تجویز میں کہا گیا ہے۔ اور دوم بہت سے کلیسیاؤں نے تجربہ کی بنا پر معلوم کیا ہے۔ کہ ہندوستانی کلیسیاء میں محض کانگریگیشنلزم خالص برکت نہیں۔ ہم نے بھی یہی معلوم کیا۔ اپنی نظرثانی کردہ بلیو بک (BLUE BOOK) میں ایک بیس سالہ تجربہ کے بعد ہم نے مقامی کلیسیاؤں کے اختیارات کو کافی حد تک کم کر دیا ہے۔

برکت:۔ میں بعض اوقات چاہتا ہوں کہ ہماری پریسبٹریوں کو مقامی کلیسیاؤں پر زیادہ اختیارات ہوں۔ لیکن تجویز مقامی کلیسیاؤں کے بارے میں کیا کہتی ہے؟

دانی ایل:۔ دیکھئے حصہ اوّل باب دس پیرا ایک

برکت:۔ (پڑھتا ہے):۔

"کلیسیائے شمالی ہند و پاکستان تسلیم کرتی ہے۔ کہ خداوند یسوع مسیح کلیسیا کا واحد بادشاہ اور سر ہے"

دانی ایل:۔ یہ جملہ بیپٹسٹ کی درخواست کی وجہ سے شامل کیا گیا حالانکہ یہ الفاظ عین بعین وہی ہیں جو ہم تقرر کی عبادتوں میں استعمال کرتے ہیں۔ اب پڑھئے پیرا چار

(برکت پڑھتا ہے) (اس کتابچہ کے پڑھنے والے بھی برائے نوازش پڑھیں)

غور کیجئے کہ آخر میں کیا لکھا ہے "ایمانداروں کا ہر مقامی گروپ جو مسیحی زندگی اور عبادت کے لئے حلقہ کی شراکت میں بطور جماعت یا پاسٹریٹ منظم کیا گیا ہے۔ اس مقام میں ایک واحد پاک کیتھولک اور رسولی کلیسیا کی زندگی کا مظہر ہے۔" اب نویں باب کے سیکشن ایک کو دیکھئے جس میں بیان کیا گیا

ہے، کہ کانگریگیشن کو کیا کیا کرنے کا اختیار ہے۔

برکت: (سیکشن کو پڑھ کر) یہ تو زیادہ تر وہی ہے۔ جو پریسبیٹیرین کلیسیا میں ہماری جماعتیں کرتی ہیں۔

دانی ایل: ہاں۔ یہ سچ ہے۔ لیکن جو بپٹسٹ کے لئے اہمیت رکھتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ ان باتوں کا صاف صاف تحفظ کیا گیا ہے مثلاً "ہر پاسٹریٹ کو اپنے آئین یا دستور کے مطابق اپنی حدود کے اندر تمام انتظامیہ اختیار ہوگا۔ اور کلیسیائی ضبط کے معاملہ میں خاص ذمہ داریاں ہوں گی۔ جب اس کی حدود سے تقرر کے لئے امیدوار پیش ہوں تو ان کی مناسبت یا نامناسبت کے بارے میں اس کی رائے لی جائے گی۔ اور پاسبانوں کی تعیناتی کے معاملہ میں بھی وہ سفارش کر سکتی ہے۔ جملہ پاسبانی حلقہ کے شرکائے عشاءِ ربانی کا اجلاس رفاقت اور مشورے کی خاطر کم از کم سال میں ایک دفعہ یا سٹریٹ کمیٹی کا انتخاب ہو سکتا ہے۔ یا اور دیگر امور یا انتظامیہ معاملات کا جو آئین میں ہیں یا آئین میں شامل کئے جائیں گے فیصلہ کئے جا سکتے ہیں"۔ اب دیکھئے آئین یا کلیسیا کے عمل کا بار بار ذکر آیا ہے تاکہ مختلف بپٹسٹ کلیسیاؤں کے لئے شامل ہونے کی صورت ہو۔ آخر میں اس وعدہ کو دیکھئے جو تجویز کے باب چھ حصہ دوم میں درج ہے۔ اور اس میں خصوصاً پیرا دو کو ملاحظہ کیجئے۔

برکت: (پڑھتا ہے)

" کوئی قانون جس کی رُو سے ڈائیوسیسی کونسل سے نچلے نظام میں تبدیلی آنے کا امکان ہو۔ بلا مرضی

متعلقہ نظام عمل میں نہیں لایا جائے گا۔ نہ ہی اس
عبوری عرصہ میں کوئی قانونی ڈالیوسیسی کونسل اور متعلقہ
جماعت کی مشترکہ مرضی کے بغیر منسوخ کیا جائیگا۔"

یہ تو خوب واضح اور صاف ہے۔

دانی ایل:۔ لیکن یاد رکھئے کہ ہندوستان کی بیپٹسٹ کلیسیائیں اب کٹر کانگریگیشنلسٹ نہیں۔ ان کے ہاں بھی اب ڈسٹرکٹ مشنری ڈسٹرکٹ کونسل اور ڈسٹرکٹ یونین ہیں۔

برکت:۔ ہاں! میرے خیال میں حقیقت میں تو ہمیں ایسی کلیسیا کی ضرورت ہے جو ہمارے اپنے ملک کے مطابق ہو۔ نہ کہ مغرب کی نقل۔ لیکن ایمانداروں کے بپتسمہ کی نسبت آپ کیا کہتے ہیں؟

۷۔ بپتسمہ

دانی ایل:۔ کلیسیا میں بچوں کا بپتسمہ۔ ایمانداروں کا بپتسمہ دونوں ہی رسمیں ہوں گی۔ میرے خیال میں یہ ہوگا۔ کہ جو کلیسیائیں پہلے بپٹسٹ تھیں وہ ایمانداروں کا بپتسمہ عمل میں لائیں گی۔ اور دوسری کلیسیائیں بچوں کا بپتسمہ۔ لیکن بپتسمہ ایک ہی دفعہ ہوگا اور دوبارہ نہیں دیا جائے گا۔

برکت:۔ لیکن بپٹسٹ کیا محسوس کریں گے۔ جب وہ ایسے لوگوں سے اتحاد کریں گے جو بچوں کا بپتسمہ عمل میں لاتے ہیں؟

دانی ایل:۔ قدرتی طور پہ وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ راستی پہ ہیں اور ہم غلطی پہ ہیں۔ جیسے ہم خیال کرتے ہیں۔ کہ ہم راستی پر ہیں اور وہ غلطی پر ہیں۔ لیکن یاد رکھئے کہ بیپٹسٹ ہمیشہ ضمیر کی آزادی

لے حق میں جا رہے ہیں۔ ایک بپٹسٹ نے اتحاد کی تجویز کو قبول کرنے کا مشورہ دیتے وقت اپنے لوگوں کو یہ لکھا۔

"ایک بات کی ضرورت ہے وہ یہ کہ دوسروں کی اور اپنی آزادیٔ ضمیر کی تعظیم"۔

برکت: یہ بالکل وہی اصول ہے جس کا ذکر آپ نے رومیوں کے خط میں سے کیا۔ جب ہم دینی خدمت کے متحد ہونے کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔

وائی ایلی: ہاں وہی ہے۔ اور اگر آپ حصہ اول بپتسمہ ہیرا اور پیرا چار کو دیکھیں تو یہ اصول بڑے فیصلہ کن انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

"کلیسیائے متحدہ پاکستان اس حقیقت سے خوب آگاہ ہے۔ کہ اس امر پہ اعتقاد میں اختلاف ایک ایسی بات ہے جو صرف فریقین کی محبت روا داری ہی کی بدولت ایک واحد شراکت میں برداشت کی جا سکتی ہے۔ تاہم کلیسیا یہ یقین کرتی ہے۔ کہ وہ اس لئے بلائی گئی ہے۔ کہ ایمان کے اس عمل کو یہ یقین کرتے ہوئے انجام دے کہ کلیسیا کے خداوند کی یہ مرضی نہیں کہ وہ جو مسیح پہ ایمان میں ایک ہوں ایسی بات پر ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں۔ کلیسیا کا یہ بھی ایمان کہ وہ اس اہم کام کو انجام دینے کے لئے بلائی گئی ہے۔ کیونکہ اُسے اعتماد ہے کہ ایک کلیسیا کے اندر مختلف عقائد کے لوگ ایک دوسرے سے برادرانہ گفتگو کریں گے۔ اور روح کی یگانگت میں وہ مل کر معلوم کر لیں گے کہ اس معاملہ میں اور دیگر اختلاف کے متعلق خداوند کی کیا مرضی ہے"۔

برکت: مجھے اس بیان کی روح بہت پسند ہے۔ اگر اس بیان کی روح سے ہم اپنے تمام اختلافات کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ بجائے اس کے کہ ہم یہ کہیں کہ میں تم سے بہتر ہوں۔ کلیسیائی اتحاد بڑی آسانی سے پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

دانی ایل:۔ ایک اور بڑی دلچسپ بات جو بیپٹسٹ اور نان بیپٹسٹ نے اپنے اختلافات پر بحث کرتے ہوئے معلوم کی وہ یہ تھی کہ وہ اکثر اہم معاملات میں متفق تھے۔ اگر آپ حصہ اول باب چھ پیرا ۵ تا ۸ کو پڑھیں اور پھر پیرا دس تا تیرہ کو پڑھیں جہاں کہ تمام سلسلہ اقدام مندرج ہے جو بچوں کے بپتسمہ پر عمل کرنے والوں کی استحکامت کے لئے ہوتے ہیں۔ اور وہ اقدام جو ایمانداروں کے بپتسمہ کو یقین کرنے والوں کے لئے ہیں۔ تو آپ یہ معلوم کر کے حیران ہوں گے کہ ان میں کتنا اتفاق پایا جاتا ہے۔

برکت:۔ (پیراگراف پڑھ کر) ہاں! یہ تو سچ ہے۔

دانی ایل:۔ ایک اور مشکل یہ تھی کہ بیپٹسٹ سمجھتے ہیں کہ صرف وہی کلیسیا کے ممبر ہیں۔ جنہوں نے ایماندار کا بپتسمہ پایا ہو برعکس اس کے ہمارا یہ ایمان ہے کہ وہ سب جنہوں نے بپتسمہ پایا ہے۔ مسیح نے انہیں اپنی کلیسیا میں بحیثیت ممبر قبول کیا ہے۔ کمیٹی نے اس بات پر اتفاق کر کے اور جس سے ہم بھی متفق ہیں۔ اس مشکل کو حل کر لیا۔ کہ کلیسیا کے باقاعدہ شرکا وہ ہیں۔ جنہوں نے بپتسمہ پایا ہو اور جنہوں نے اپنے ایمان کا اعلانیہ اقرار کیا ہو۔ اور جو پاک

رکت میں شامل ہوئے ہوں۔ وہ بچے جنہیں بپتسمہ ملا ہو
یا مخصوص کئے گئے ہوں۔ زیر تعلیم شرکا سمجھے جائیں گے اس
کی تفصیلات آپ کو کلیسیا اور اس کی شراکت کے باب میں
ملیں گے (حصہ اول باب تین)

برکت :۔ اس کو میں ابھی دیکھ لیتا ہوں۔ لیکن جس شخص کا بچپن
میں بپتسمہ ہوا ہو۔ اور پھر وہ ایسا نذارکا بپتسمہ لینا چاہے تو
اس کی بابت کیا درج ہے؟

دانی ایل :۔ یہ واقعی ایک مشکل مسئلہ ہے۔ پھر یہ ضمیر کا معاملہ
ہے۔ لیکن یہاں دو اضمار سے واسطہ ہے کلیسیا کی ضمیر جو
یہ کہتی ہے۔ کہ بپتسمہ صرف ایک بار ہو اور آدمی کی اپنی ضمیر۔ آپ کو
حصہ اول کے تتمہ ب کے پیرا پانچ تا سات میں اس کی بابت قواعد
ملیں گے۔ ایسے اعتقاد والے شخص کو پہلے ایسے خادم الدین سے
جو بچپن کے بپتسمہ کا قائل ہو گفتگو کرنی پڑے گی۔ تاکہ وہ
خادم الدین اُسے بچوں کے بپتسمہ کی بنا جو کلام میں مرقوم ہے
سمجھائے غالباً وہ بیں سے تو دوبارہ بپتسمہ نہیں مانگیں گے
اگر ایسے شخص کو خادم الدین کی گفتگو کے بعد بھی تسلی نہ ہو تو
ممکن ہے کہ اگر کسی اور طریقہ سے اُسے اپنے ایمان کا اعلانیہ
اقرار کرنے کا موقعہ دیا جائے تو اس کی ضروریات پوری ہو جائیں
لیکن اگر نہ ہو تو یہ معاملہ ڈایوسیسی بشپ کے پاس اُس کی پاسبانی
ہدایت اور رہنمائی حاصل کرنے کے لئے سپرد کر دیا جائے

برکت :۔ یہ تو ایسی مشکل پر قابو پانے کا بہت ہی عقلمندانہ اور
درست طریقہ ہے۔ لیکن کیا بپٹسٹ کو اس سے تسلی ہے؟

دانی ایل :۔ جس طور سے یہ اتحاد کی تجویز میں مندرج ہے اُس

سے بپٹسمہ کو تسلی نہیں۔ کیونکہ ان کو بشپ کے فیصلہ کرنے
اختیارات کی بابت شکوک ہیں۔ اتحاد کی تجویز میں یہ بات
صاف الفاظ میں درج نہیں کی گئی کہ آیا بشپ دوبارہ بپتسمہ
دے سکتا ہے یا نہیں۔

برکت :۔ آپ بھی جانتے ہیں۔ اور میں بھی جانتا ہوں کہ اگر یہ
الفاظ درج کئے جاتے تو کیا نتیجہ نکلتا؟ ہمارے لوگ قانون
پسند ہیں۔ اگر میں دوبارہ بپتسمہ مانگوں اور اگر اتحاد کی تجویز
یہ کہتی ہو کہ میں بپتسمہ لے سکتا ہوں۔ تو میں اپنے حقوق مانگوں
گا۔ جب تک کہ بشپ میرا حق تسلیم نہ کرے اور اگر اُسے
کوئی اعتراض ہو تو میں اُسے قوانین کی کتاب کا باب اور صفحہ
دکھا دُنگا۔

دانی ایل :۔ دوسری صورت میں اگر میں بپٹسٹ ہوں اور یہ لکھا ہو کہ
کسی صورت میں ایسی حالت میں بپتسمہ دیا نہیں جا سکتا تو میں
اتحاد میں شامل نہیں ہوں گا۔

برکت :۔ اس مشکل پر قابو پانے کا انہوں نے کیا طریقہ معلوم کیا؟

دانی ایل :۔ اس مشکل پر قابو پانے کا صرف ایک ہی صحیح طریقہ ہے
وہ یہ ہے کہ ہم اقرار کرتے ہیں۔ کہ ہم مکمل جواب نہیں دے سکتے
اور اعلان کرتے ہیں کہ ہم اپنے آپ کو خدا کی رہنمائی میں سپرد
کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور یہی کمیٹی نے کیا ہے جس پیراگراف
کا ہم مطالعہ کر رہے ہیں اس کے ساتھ کمیٹی نے ایک نوٹ
ایزاد کر دیا ہے۔ نوٹ یوں کہتا ہے :۔

"پیرا سات سے یہ مراد نہیں کہ ایسا شخص
جس نے بچپن کا بپتسمہ پایا ہو اور بعد میں ایماندار

کے مقیمہ کا خواہشمند ہو اسس کی ضمیر کو اطمینان
دینے کی خاطر کسی طریقہ کو جائز یا ممنوع قرار
دیا گیا ہے۔

ہنوز اس سوال کی بابت ہم پوری سچائی کو نہیں جانتے۔ لیکن نہایت
فروتنی سے ہم یقین رکھتے ہیں کہ پاک روح ہماری آئندہ متحدہ
حالت میں ہماری رہنمائی کریگا"۔

برکت:۔ اچھا بھائی صاحب! ہم سب اس کے لئے آمین کہہ سکتے ہیں

۸۔ کلیسیا کے مسائل

دانی ایل:۔ بھائی! اب ہمارا سفر تو تقریباً ختم ہونے کو ہے۔ اگر کوئی
اور خاص بات آپ پوچھنا چاہتے ہیں۔ تو پوچھ لیجئے۔

برکت:۔ جی ہاں! ایک بڑی اہم بات ہماری زیر بحث نہیں آئی۔ اور
جو میری کلیسیا کے نئے اتحاد کی ہر تجویز میں بڑی اہمیت رکھے
گی۔ بتایئے تو بنیادی مسائل کیا ہوں گے؟ آپ کو علم ہے کہ ہماری
کلیسیا بڑی کٹر کلیسیا ہے۔ اور ہم ہرگز نہیں چاہتے۔ کہ ہمارے
بنیادی مسائل جدید بنیادی مسائل ہوں۔

دانی ایل:۔ آپ کو یہ بنیادی مسائل حصہ اول کے چوتھے باب میں
ملیں گے۔ یہ بڑا مختصر باب ہے۔ لیکن جب آپ اس پر غور
کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس میں بہت کچھ
موجود ہے۔

برکت:۔ (پڑھتا ہے)

"کلیسیائے شمالی ہند و پاکستان کا وہی ایمان ہے
جو کلیسیا کا خداوند یسوع مسیح پر ہمیشہ سے ہے

کہ وہ دُنیا کا نجات دہندہ ہے۔ اور جس
میں انسان ایمان کے وسیلہ سے فضل سے
نجات پاتے ہیں۔ اور خدا کے اس مکاشفہ کے
مطابق جو اس نے کیا وہ خود خدائے مجسم
ہے۔ کلیسیا واحد خدا باپ بیٹے اور
رُوح القدس کی پرستش کرتی ہے"

دانی ایل:۔ خیال کیجئے۔ اس ایک جملے میں کیا کچھ شامل ہے۔ ایمان جو کلیسیا کا ہمیشہ سے ہے۔ کوئی جدید عقیدہ یا اصُول نہیں بلکہ حقیقی مسیحی ایمان جو رسولوں کے وقت سے چلا آتا ہے۔ وہ ایمان جو خدا نے مقدسوں کو ہمیشہ کے لئے ایک ہی بار سونپا اور جو آج بھی اتنا ہی جدید ہے جتنا دو ہزار سال پہلے تھا۔ پھر اس میں لکھا ہے۔ کہ یسُوع مسیح دُنیا کا نجات دہندہ ہے۔ ہم یہ مانتے ہیں۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ اس کی موت محض ایک نشان تھی۔ اس میں یہ بات بڑے صاف طور سے بیان کی گئی ہے۔ کہ یسُوع مسیح میں ہماری نجات ایمان کے وسیلہ فضل سے ہے۔ اور یہی اصلاح کلیسیا کا عقیدہ ہے۔ کہ ہم ایمان کے وسیلہ راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ پھر بیان کیا گیا ہے۔ کہ یسُوع خدائے مجسم ہے۔ اور اس میں مسیح کی اُلوہیت کا مسئلہ پایا جاتا ہے۔ اور آخر میں تثلیث کا مسئلہ ہے۔ یعنی ایک خدا لیکن تین اقانیم۔ اب اگلا پیراگراف پڑھئے:

برکت:۔ (پڑھتا ہے)

" یہ کلیسیا عہد عتیق اور عہد جدید کے پاک نوشتوں کو خدا کا الہامی کلام تسلیم کرتی ہے۔ اور قبول کرتی ہے۔ کہ اس میں نجات

کے لئے جملہ ضروری باتیں پائی جاتی ہیں۔ اور اسے ایمان کا انتہائی معیار مانتی ہیں :۔

دانی ایل :۔ یہاں بائبل کے متعلق ایک جملہ ہے۔ جس میں تین باتوں کا ذکر ہے۔ اول یہ کہ وہ خدا کا الہامی کلام ہے۔ یہ کوئی عام کتاب کی طرح نہیں بلکہ ایسی کتاب ہے۔ جس کی بدولت خدا ہم سے ہمکلام ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ اسی کا کلام ہے۔ دوسرے یہ کہ اس میں نجات کے لئے جملہ ضروری باتیں پائی جاتی ہیں جس کا مطلب یہ ہوا۔ کہ جو مسائل بائبل نہیں سکھاتی (مثلاً رومن کیتھولک لوگوں کے اکثر عقائد) نجات کے لئے لازمی نہیں ٹھہرائے جا سکتے۔ آخر میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ ایمان کا آخری معیار ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ یہ ایک معیار ہے۔ اور جس کی بدولت ہم اپنے عقائد اور علم الہیٰ کے صحیح اور درست ہونے کا ثبوت معلوم کر سکتے ہیں۔

برکت :۔ میرا خیال ہے۔ کہ اس پیراگراف کی بدولت میری کلیسیا کے لوگ بہت خوش ہوں گے۔

دانی ایل :۔ اب تیسرا پیرا پڑھئے۔

برکت :۔ " یہ کلیسیا ان عقیدوں کو قبول کرتی ہے۔ جو عام طور پر رسولی اور نکایاہ کے نام سے کہلاتے ہیں۔ کیونکہ مسیح کی کلیسیا میں رُوحانی تجربہ سے یہ بات متواتر ثابت ہوتی ہے۔ کہ اُس نے ان عقائد کی گواہی دی۔ اور اُن کو محفوظ رکھا۔"

دانی ایل :۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ اس جملہ کے الفاظ میں کس قدر احتیاط برتی گئی ہے۔ خصوصاً میتھوڈسٹ لوگ چاہتے تھے۔ کہ یہ بات صاف طور سے بیان کی جائے کہ وہ عقائد کو وہ مقام نہیں

دیتے جو پاک نوشتوں کو۔ ان کو خدشہ ہے کہ ایک شخص اس لئے
مسیحی کہلایا جا سکتا ہے کہ وہ عقیدہ دوہرا سکتا ہے۔ حالانکہ اُسے نئی
پیدائش کا کوئی حقیقی تجربہ نہیں ہوا۔ عقائد روحانی تجربہ کی جگہ نہیں
لے سکتے۔ ہاں وہ ایمان کی گواہی دیتے ہیں۔ اور اُسے غلطی سے
بچاتے ہیں۔ اسی ایمان کی مسیح کی کلیسیا کے روحانی تجربہ سے
متواتر تصدیق ہوتی ہے۔

برکت:۔ میری سمجھ میں یہ نقطہ آگیا۔ لیکن بتایئے کہ نکایاہ کا عقیدہ
کیا ہے۔ جب میں سیمنری میں پڑھتا تھا تو مجھے یہ سکھایا گیا۔ لیکن
ہم تو صرف اپنی کلیسیا میں رسولوں کا عقیدہ استعمال کرتے ہیں۔

دانی ایل:۔ یہ رسولوں کے عقیدہ کی مانند ہی ہے۔ لیکن ذرا لمبا ہے
اور یہ مسیح کی الوہیت اور روح القدس کی حقیقت پر خاص زور
دیتا ہے۔ اینگلیکن کلیسیا کے لوگ اسے عشائے ربانی عبادتوں
میں استعمال کرتے ہیں۔

برکت:۔ ایک اور بات ہے میری کلیسیا "عالم ارواح میں اترا" کے
جملے کو رسولوں کے عقیدہ میں استعمال نہیں کرتی۔ اگر ہم اتحاد میں
شامل ہو جائیں تو کیا ہمیں یہ جملہ کہنا پڑے گا؟ اور اسے ماننا
پڑے گا؟

دانی ایل:۔ مجھے یقین ہے کہ اس کے متعلق کوئی مجبوری نہیں ہوگی
میرا یقین ہے کہ آپ کی کلیسیا کو اس بیان پر اعتراض نہیں
لیکن آپ کو اس تفسیر پر اعتراض ہے جو رومن کیتھولک اور اُن
اینگلیکن کرتے ہیں۔ ویسٹ منسٹر کے "مختصر سوال و جواب"
میں ایک نوٹ دیا گیا ہے۔ جس میں کہ "عالم ارواح میں اترا"
کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ تفسیر یوں ہے:۔

بلکہ وہ موت کی حالت میں اور موت کے اختیار میں تیسرے
دن تک رہا"

مجھے یقین ہے کہ آپ اس سے اتفاق کریں گے۔ اگر ہم خیال
کرتے کہ اس سے مراد اعراف کا مسئلہ یا موت کے بعد
دوسرے موقع سے ہے۔ تو ہم یقیناً اسے رد کر دیتے

برکت:۔ یہ تو بہت دلچسپ ہے۔ میں نے اس طور پر تو کبھی سوچا
ہی نہ تھا۔

دانی ایل:۔ اب چوتھا پیرا دیکھئے:۔

" اتحاد کا عمل کسی کلیسیا، شمالی ہند و پاکستان کے معلم
پر یہ قید نہیں لگائے گا۔ کہ وہ ایمانداروں کو تعلیم
دیتے وقت اُس ایمان کے اقرار کو جسے اتحاد میں شامل
ہونے والی کلیسیائیں اتحاد سے پہلے مستند تسلیم کرتی
تھیں"۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اگر یو پی چرچ اتحاد میں شامل
ہو جائے تو آپ اپنی کلیسیا کا ایمان کا اقرار استعمال کرتے
رہیں گے۔ اور اپنے لوگوں کی تعلیم کے لئے " مختصر سوال
و جواب" استعمال کر سکیں گے"۔

برکت:۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم مسائل کے معاملہ میں
زیادہ مانگ پیش کریں تو ہم غیر ضروری معاملات میں ضمیر
کی آزادی کو دبانے کے مرتکب ہوں گے۔ لیکن مجھے بتایئے
کہ جبکہ ہندوستان اور پاکستان دو علیحدہ علیحدہ ممالک
ہیں۔ تو کیا اس کا اثر اتحاد پر نہیں پڑے گا؟

دانی ایل:۔ میرا خیال ہے کہ میں نے اس بات کو واضح
کر دیا تھا۔ جب میں سنڈ کے متعلق بتا رہا تھا۔ اتحاد

کے بعد دو علیحدہ علیحدہ کلیسیائیں ہوں گی۔ یعنی ایک شمالی ہند کی کلیسیاء اور دوسری پاکستان کی کلیسیاء دونوں ایک دوسرے سے آزاد ہوں گی۔ لیکن دونوں کی مکمل شراکت قائم رہے گی۔ اور ایسا نظام بھی قائم کیا جائے گا، جس کے ذریعہ سے وہ ایک دوسرے سے اہم باتوں میں خصوصاً ایمان اور نظام کے معاملہ میں مشورہ کر سکیں

برکت:۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اگر ہم اتحاد میں شامل ہو جائیں تو ہم ایسے لوگوں کے ساتھ متحد ہوں گے۔ جنہیں ہم پہلے سے جانتے ہیں۔ اور جن کے ساتھ ہم ویسٹ پاکستان کرسچن کونسل میں کام کرتے ہیں۔ دانی ایل صاحب! آپ نے یقیناً گذشتہ چند گھنٹوں میں کلیسیائی اتحاد کے متعلق مجھے بہت کچھ سکھایا ہے۔ اور میں اب یہ سوچ رہا ہوں کہ ممکن ہے کہ خدا کی یہ مرضی ہو کہ میری کلیسیا آپ کے ساتھ اتحاد میں شامل ہو جائے۔ لیکن مجھے بڑے غور سے اس کا مطالعہ کرنا ہوگا۔ اور اس کے لئے دعا کرنی ہوگی۔ پیشتر اس کے کہ میں کوئی خاص فیصلہ کروں۔

دانی ایل:۔ اچھا ہوا کہ ہم نے اس مضمون کے متعلق بات چیت کی۔ لیکن سب سے بڑی ضروری بات یہ ہے۔ کہ ہم دعا کریں کہ خدا جلال پائے اور اس کی مرضی پوری ہو اور ہم اس کی راہ معلوم کریں۔ اور اس پر چلیں۔

برکت:۔ آمین۔

And this is life eternal, that they might know you the only true God, and Jesus Christ, whom you have sent. (John 17:3)

Dear Brothers and Sisters in Christ,

We greet you in the name of our redeemer Lord Jesus Christ,

The religious situation in Pakistan is known to the world, It is the dire need of the day to provide religious plus academic education to all and especially the young generation to face future challenges. We are by God's good grace and providence, in possession of old Urdu Christian literature written by our forefathers and scholars in faith, who were giants in their respective fields and piety, who sought to strengthen the Christian Indo-Pak Church in their respective day through the means of writing theological and apologetical treatises on different religious topics from the viewpoint of Christianity, This literature unfortunately as we know is literally extinct and hard to find anywhere, But we have decided to supply this lack through the means of reprinting these books again in Hard Book format for anybody who is interested in the study and defence of the word of God, This literature is extremely useful for local pastor's and preachers of the native church for expounding the word of God to those who are committed to their care, It is equally true that we are in shortage of resources to get all of the books printed that we currently have, But we will reprint books on demand and will charge an appropriate fee to cover our basic expenses for that particular book or set of books..

For the fulfillment of this divine mission, we most urgently require your cooperation and support especially through your prayers, If in case you happen to have such literature and wish to distribute it to those shepherds in need, you can contact us directly through the mails given below, Your emotional and financial support will make this impossible task possible, We also have our book list of these old books from which you can choose for yourself which book you are looking forward to read.. May God in Jesus Christ pour out his abundant mercies upon you all.

Yours in Christ,

Evg. Yousaf Masih (founder)
Rev. Michael Joseph...cscentrkr@gmail.com
Evg. Joy Jacob ...adrxdesigner@gmail.com